اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے

سلسلۂ

تعلیم الاسلام

کا

اردو قاعدہ

مؤلفہ

حضرت مولنا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی

حسب فرمائش

جناب مولنا محمد سمیع اللہ صاحب (خویش حضرت مفتی صاحب) مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

[illegible]

مجلد کاغذ چکنا ۱۔ ملنے کا پتہ:- کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی کاغذ ف ۱ر

عرضِ حال

جناب مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب شاہجہانپوری ثم الدہلوی نے مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کیلئے رسالہ تعلیم الاسلام کے مفید سلسلہ کا آغاز فرمایا اور اُسکے دو نمبر شائع ہوئے۔ اربابِ نظر نے انہیں بیحد پسند فرمایا۔ کیونکہ مولانا کا طرز بیان قدرۃً عجیب دلکش واقع ہوا ہے۔ صاف شستہ اُردو زبان میں اسلامی عقائد اور مسائل کو نہایت سلجھے ہوئے طریقہ پر بیان فرمایا ہے۔ جو بچوں کی طبیعتوں کے مناسب ہونیکی وجہ سے بہت جلد اُنکے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا تیسرے نمبر کی اشاعت کا اہتمام فرما رہے تھے کہ احباب نے استدعا کی کہ اس رسالہ کے سلسلے میں ایک قاعدہ بھی ایسی عمدہ اور دلکش اور ذہن نشین طریقہ پر مرتب ہو جائے تو بہت اچھا ہو۔ مولانا نے بھی اس امر کو مناسب اور مفید سمجھ کر احباب کی استدعا کو منظور فرمالیا۔ اور یہ قاعدہ مرتب فرمادیا جو آپکی نظر انور کے سامنے ہے۔ بچوں کی تعلیم کی دشواریوں سے جو حضرات واقفیت رکھتے ہیں وہ اس قاعدہ کی ترتیب کا تجربہ کرکے انشاء اللہ تعالیٰ اسے ایک نعمت سمجھیں گے۔ حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے مقبول فرمائے اور نونہالانِ اسلام کی تعلیمی ترقی کی اِس پہلی سیڑھی کو ان کے لئے مفید فرمائے۔ آمین +

بندہ محمد سمیع اللہ مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

قیمت:۔ قاعدہ تعلیم الاسلام ۱/ + تعلیم الاسلام حصہ اول ۱/ + تعلیم الاسلام حصہ دوم ۲/ + تعلیم الاسلام حصہ سوم ۴/ + تعلیم الاسلام حصہ چہارم ۵/

سلسلۂ

تعلیم الاسلام کا اُردُو قاعدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ اللہ العلی العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

حرفوں کی پوری صورتیں

ا ب پ ت ٹ ث

ج چ ح خ

د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ک گ

ل م ن و ہ ء ی ے

ؔ عنوانوں کی عبارتیں بچّوں کو نہ پڑھائی جائیں +

(۲) پہچان کے لئے مختلف حروف

ق غ ص ن ف ش ع م ژ ط ء ض ک
س ظ و خ ی ٹ ے ڑ پ د ا ش ذ
ر ہ ت ز ح ث ء د ل ج گ ب چ

(۳) زبر والے حروف

اَ بَ پَ تَ ٹَ ثَ جَ چَ حَ خَ دَ ڈَ ذَ رَ ڑَ
زَ ژَ سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ قَ کَ گَ
لَ مَ نَ وَ ہَ ءَ یَ ےَ

(۴) زیر والے حروف

اِ بِ پِ تِ ٹِ ثِ جِ چِ حِ خِ دِ ڈِ ذِ رِ ڑِ زِ
ژِ سِ شِ صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ قِ کِ
گِ لِ مِ نِ وِ ہِ ءِ یِ ےِ

(۵) پیش والے حرُوف

اُ بُ پُ تُ ٹُ ثُ جُ چُ حُ خُ دُ ڈُ ذُ رُ ڑُ زُ
ژُ سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ قُ کُ گُ
لُ مُ نُ وُ ہُ ءُ یُ ےُ ✣

(۶) پہچان کے لئے مختلف حرُوف

ٹَ پُ ڑ دِ شَ ہُ ثِ ےُ اِ ذَ رِ تَ ہُ حَ ژُ ءِ
لَ گِ چُ بَ ج ڈِ یُ سِ کُ ڑِ مَ ش ن ُ صَ
طِ حُ وَ ظُ ضِ عَ فِ غَ قِ یَ

(۷) متحرک حرفوں کے ساتھ جزم والے حروف

ا (الف)

آ۔ اَبْ اِبْ اُبْ اَپْ اِپْ اُپْ اَتْ
اِتْ اُتْ اَٹْ اِٹْ اُٹْ اَثْ اِثْ

لہ استاد بچوں کو سمجھائیں کہ آ تو وہی ہے جو تم تیسرے قاعدہ میں پڑھ چکے ہو۔ جب اُس کے ساتھ ایک الف اور ملایا تو آ ہو گیا۔ اور صحیح تلفظ کرائیں۔ پھر بتائیں کہ ا اِ اُ کے ساتھ باقی حرفوں کو کس طرح ملایا گیا ہے ✣

اُث اَج اِج اُج اَچ اِچ اُچ اَح اِح

اُح اَخ اِخ اُخ اَد اِد اُد اَڈ اِڈ اُڈ اَذ

اِذ اُذ اَر اِر اُر اَڑ اِڑ اُڑ اَز اِز اُز اَژ

اِژ اُژ اَس اِس اُس اَش اِش اُش

اَص اِص اُص اَض اِض اُض اَط اِط اُط اَظ

اِظ اُظ اَع اِع اُع اَغ اِغ اُغ اَف اِف اُف

اَق اِق اُق اَک اِک اُک اَگ اِگ اُگ اَل اِل

اُل اَم اِم اُم اَن اِن اُن اَوْ اُوْ اُوْ اَہ اِہ اُہ اے اَے اِی

ب پ ت ٹ ث

ان پانچوں حرفوں کی مختلف شکلیں

ب بـ ـبـ ـب	پ پـ ـپـ ـپ

لے اُوْ میں پہلی جگہ واؤ مجہول کا تلفظ کرائیں اور دوسری جگہ واؤ معروف کا مجہول کی پہچان کے لئے واؤ کے نیچے آل اور معروف کی پہچان کے لئے واؤ کے نیچے ق لکھدی ہے ۱۲ ٹلے اِے میں یاء مجہول کا تلفظ کرائیں اور اِی میں یاء معروف کا مجہول اور معروف کی پہچان کے لئے آل اور ق لکھدی ہے۔ اس کے علاوہ یاء مجہول کو لمبی صورت میں (ے) لکھا ہے اور معروف کو گول (ی) بنایا ہے ۱۲ ٹلے یہ شکلیں اچھی طرح بچوں کے ذہن نشین کردیجائیں۔ اور ہر شکل کو دکھلا کر سمجھا دیا جائے۔ مثلاً بکو باپر اور بہ بب پر اور لب بس پر اور ب کو بچ پر ۱۲ +

ت تا تہ تر تڑ		ٹ ٹا ٹہ ٹر ٹڑ
	ث ثا ثہ ثر ثڑ	

بِت بَت بُپ بِپ بَپ بُب بِب بَب بَا

بُت بَٹ بِٹ بُٹ بَث بِث بُث بَج

بِج بُج بَچ بِچ بُچ بَح بِح بُح بَدؔ[1] بِد بُد بَڈ بِڈ

بُڈ بَذ بِذ بُذ بَر بِر بُر بَڑ بِڑ بُڑ بَز بِز بُز بَژ بِژ بُژ

بَس بِس بُس بَش بِش بُش بَص بِص بُص

بَض بِض بُض ۔ پَا پَپ پِپ پُپ پَط پِط پُط

پَظ پِظ پُظ پَعؔ[2] پِع پُع پَف پِف پُف ٭ تَا تَب

تِب تُب تَپ تِپ تُپ تَج تِج تُج تَد تِد تُد

تَق تِق تُق تَک تِک تُک تَل تِم تُن ٭ ثَا ثَب

ثِب ثُب ثَٹ ثِٹ ثُٹ ثَج ثِج ثُج ثَد ثِد ثُد

لہ اُستاد بچّوں کو سمجھائیں کہ بدؔ میں ب کے بعد دال ہے۔ جب دال سے پہلے کوئی حرف دال سے ملا کر لکھا جاتا ہے تو دال کی یہ شکل ہو جاتی ہے جو بد میں ہو گئی ہے۔ اِسیطرح ڈال اور ذال کی بھی شکل یہی ہو جاتی ہے ۱۲

لہ بچّوں کو سمجھاؤ کہ پعؔ میں پ پ کی شکل ہے اور ع عین کی شکل ہے۔ جب عین غین سے پہلے کوئی حرف اِن سے ملا کر لکھا جاتا ہے تو عین غین کی یہی شکل ہو جاتی ہے ۱۲

ثَرْ ثِرْ ثُرْ بَوْ بُوْ بُوِ پَوْ پُوْ پُوِ تَوْ تُوْ تُوِ ٹَوْ ٹُوْ ٹُوِ

ثَوْ ثُوْ ثُوِ بَے بِے بِی پَے پِے پِی تَے تِے تِی

ٹَے ٹِے ٹِی ثَے ثِے ثِی +

(۹) ج چ ح خ

(اِن چاروں حرفوں کی مختلف شکلیں)

ج جـ ـجـ جا ـج	چ چـ ـچـ ـچا ـچ
ح حـ ـحـ حا ـح	خ خـ ـخـ خا ـخ

جَا چَا حَا خَا جَبْ چِپْ حُتْ خَثْ بَجْ پَچْ حُجْ

خَخْ جَدْ چَڈْ خُذْ خَرْ جِرْ حُرْ خَسْ جَشْ چِصْ حَضْ خُطْ

خَظْ چِعْ حَغْ حُفْ جَقْ چِکْ حَلْ خُمْ جُنْ +

جَوْ جُوْ جُوِ + چَوْ چُوْ چُوِ حَوْ حُوْ حُوِ + خَوْ خُوْ خُوِ جَہ جِہ جُہ

چَہ چِہ چُہ خَہ خِہ خُہ جَے جِے جِی چَے چِے چِی

حَے حِے حِی خَے خِے خِی

(۱۰) د ڈ ذ ر ڑ ز ژ

دا ڈا ذا را ڑا زا ژا دَب ڈِب ذُت رَٹ ڑَث

زِج ژُح دَخ دَڈ ڈِر ذُز رَژ دَس دِش ذُص

رِض ڑُط زَظ ژِع دَغ دِف ڈُف ذِق رَک

ڑَل زِم ژَن دَہ ڈِہ ذُہ رَہ ڑُہ زُہ ژَہ ژِہ ژُہ ٭

دَو ڈُو ذُو رَو رُو رُو زَو زُو زُو ژَو ژُو ژُو دَے دِے

دِی ڈَے ڈِے ڈِی رَے رِے رِی ٭

(۱۱) س ش ص ض

ان چاروں حرفوں کی مختلف شکلیں

ش شا شد شہ شہ شے	س سا سد سہ سے
ض ضا ضد ضہ	ص صا صد صہ

سا شا صا ضا سَب شِب صُت ضَٹ سَث ثِج

صُح ضُخ صَد شِد صُذ صَر ضِر سَص شَط صَع سَغ سُف

شَقْ سَکْ صِگْ صَلْ سَمْ سُنْ صُنْ ضُنْ -
سَوْ سُوْ سُوْ شَوْ شُوْ صَوْ صُوْ صُوْ ضَوْ ضُوْ
ضُوْ سَے سِے سِیْ شَے شِے شِیْ - صَے
صِے صِیْ ضَے ضِے ضِیْ سَہْ شِہْ صُہْ ضَہْ +

(۱۲) ط ظ ع غ

(ان چاروں حرفوں کی مختلف شکلیں)

ط ط ط طر	ظ ظ ظ ظر
ع عا ع ع ع	غ غا غ غ غ

طا ظا عا غا طَبْ ظِبْ عُتْ غَثْ طَجْ طِچْ
عَحْ غَخْ طَدْ عُذْ طَرْ ظُزْ طَسْ ظُشْ طَصْ عُضْ
عَفْ طُفْ عَقْ غِکْ ظِلْ عُلْ غُلْ طَمْ عِمْ
غَمْ طَنْ ظَنْ عَنْ غِنْ طَہْ ظَہْ عَہْ غُہْ طَوْ طُوْ طُوْ
ظَوْ ظُوْ ظُوْ - عَوْ عُوْ عُوْ غَوْ غُوْ غُوْ عَے عِے عِیْ
غَے غِے غِیْ طَے طِے طِیْ ظَے ظِے ظِیْ +

(۱۳)

ف ق

(ان دونوں حرفوں کی مختلف شکلیں)

ف ف ف ف سف	ق ق ق ق سق

فا قا فَب قِپ فُت فِج قَد فَر فَس قِش

قِص قَط فَع قِغ فَف فِق فَک قِگ

قُل فَم قِن فَہ قِہ فَو فُو فُو قَو قُو قُو فے

فِے فِی قَے قِے قِی ٭

(۱۴)

ک گ

(ان دونوں حرفوں کی مختلف شکلیں)

ک ک ک کا	گ گ گ گ گا

کا گا کَب کَج کِد کَر کَس کَش کِص کُط

کُع کَف کِق کِگ کَل کِم کُن کَہ کَو کُو کُو

گَو گُو گُو کَے کِے کِی

(۱۵)

ل م

(اِن دونوں حرفوں کی مختلف شکلیں)

ل ل لہ لر ل	م ما مر مُ سم

لا لَب لِج لَد لِز لَس لِش لِص لُط لَع

لِف لَق لِک لُل لَم لِن لِہ ٭ مَا مَب

مَج مِد مُر مُس مُش مِص مَط مَع مَف

مِق مُک مُل مِم مَن مَہ ٭ لَو لُو لُو ٭

مَو مُو مُو ٭ مَے مِے مِی لَے لِے لِی ٭

ن ی

(اِن دونوں حرفوں کی مختلف شکلیں)

ن نا نہ نر ن	ی یا یہ یَ یِ

نَا نَب نِت نَج نَد نَز نَس نِش نِص نَط نِع نَف

نِق نَک نَل نَم نِن ٭ یَا یَب یَج یَد یَز یَس یِص یَط یُع یَف

یُق یَگ یِل یَم یِن نُو نُوْ نَوْ یِوْ یُوْ یُوْ یَے یِے یِی

(۱۷) ہ

(اس حرف کی مختلف شکلیں)

	ہ ہا ہ ہ ہ	

ہا ہَب ہِج ہَد ہِر ہَس ہُش ہَص ہُط ہُع ہِف ہِق ہُک ہُل ہَم ہِن ہَو ہُو ہُو ہَے ہِے ہِی

(۱۸) مشق کے لئے

بَج تَخ جَد ٹِب ہَف سَع مِت مِق لَب غِث رِم یَد گُم جِم ظِر لُق لِک غَم جَم جَگ سَص قَط مُم مِن بَج لِط ڈِب ژُف ڑِم ٹُم پَن ٹِک بَہ جَا نَل طِس نُو دِے

(۱۸) دو حرف والے الفاظ

رب - حق - دِل - ڈر - خط - ضد - اُس - اِس - تم - تو
چِت - پَٹ - چل - رس - غُل - سچ - حج - دق - چُپ
جو - دو - نَو - سَو ۔

(۲۰)

جملے

حق سے ڈر + رب کی سن + حج کو جا + سچ کہہ + مت لڑ + چپت کر
مِل جا + خط لا + مت ڈر + اِس کو گِن لے + اُس کو لے آ + تو مت
سُن + جَو لے جا + جو آیا اُس نے پایا + تم سب دے دو + یہ دس
تم لے لو + جا تو سو رَہ + گُڑ لے آ + اُس کو چن لے + سُن کر ہٹ جا
رس پی لو + اب دن ہے + یہ سچ ہے + ہم سے لے لے +
اس کو دے + جب جانا یہ لے جانا + تم کو جانا ہے + اُس کو
آنا ہے + سچ بولو + پورا تولو + کب سے ہے + نو دن سے ہے +
جَو کی روٹی لا کر دے + پل پر مت جا + گر کر مرنا ہے + دل سے
سن + کل کو جانا + جو حق نے فرمایا ہے وہ بے شک ہو گا +

(۲۱)

تین حرف والے الفاظ

خدا۔ نبی۔ باپ۔ بات۔ پاک۔ تین۔ چار۔ سال۔ شام۔ صبح۔
وعظ۔ شرم۔ حیا۔ چچا۔ صاف۔ ساگ۔ دال۔ آم۔ آج۔ کام۔ ڈاک
مرد۔ زور۔ نام۔ ایک۔ ٹاٹ۔ دری۔ قلم۔ ادب۔ ٹکٹ۔ پرچ۔ دوا
شَکَر۔ شُکر۔ وقت۔ غیب۔ غور۔ حکم۔ وضو۔ نمک۔ مرچ۔ سُرخ +

(۲۲) ## جملے

خدا ایک ہے + نبی برحق ہے + باپ کا ادب کرو + خدا پاک ہے + وہ بے عیب ہے + اُس کی بات مانو + اس کا حکم مانو + تین مرد آئے + چار آم لا + اس سال آم کم ہے + شام سے ہرگز نہ سو + صبح سے جاگا کرو + وعظ سنا کرو + شرم کر + چچا کو بلا لا + ساگ صاف کر + دال لے آ + آج کام پر جانا ہے + ڈاک لے آ + زور سے نہ اترا + نام بتا + ٹاٹ کس کا ہے + دری اچھی ہے + قلم بنا کر لا + ہٹ لے جا + پیچ مت توڑ + دوا پی لے + شکر ڈال لے + خدا کا شکر کر + وقت پر کام کر + غیب کا علم خدا کو ہے + غور سے کام کر + وضو کر لے +

(۲۳) ## چار حرف والے الفاظ

اللہ ۔ مولٰے ۔ رسول ۔ کلمہ ۔ نماز ۔ روزہ ۔ زکوٰۃ ۔ کتاب ۔ کلام مجید ۔ چراغ ۔ خراب ۔ انڈا ۔ روٹی ۔ سالن ۔ چاول ۔ بسکٹ ۔ بوٹی ۔ مرغی ۔ زیور ۔ سونا ۔ ہیرا ۔ جوتی ۔ ٹوپی ۔ کرتہ ۔ اچکن ۔ لڑکا ۔ لڑکی ۔ طوطا ۔ بکرا ۔ بکری ۔ بندر ۔ چڑیا ۔ چوہا ۔ بٹیر ۔ پیپل ۔ جامن ۔ گوشت ۔ عورت ۔ چوڑی ۔ جگنو ۔ ڈولی ۔ لوٹا ۔ صورت ۔ جالی ۔ تختہ ۔ دامن ۔ فقیر

زندہ - حرام - مرتبہ +

جملے

(۲۴)

اللہ سب کا مالک ہے + اللہ سب کا مولیٰ ہے + رسول کا مرتبہ بڑا ہے + کلمہ یاد کر لو + نماز سے غافل نہ رہو + روزہ بہت ثواب کا کام ہے + زکوٰۃ دینا فرض ہے + کتاب لا + سبق سُنا + کلام مجید یاد کر لو + چراغ جلاؤ + انڈا خراب ہو گیا + روٹی سالن فقیر کو دیدے + یہ چاول خراب نکلے + بسکٹ لے جا + مُرغی زندہ ہے + سونے کا زیور بناؤ + ہیرا لگاؤ + سونا پہننا مرد کو حرام ہے + جوتی بنوائی ہے + ٹوپی سلوائی ہے + کرتہ بڑا ہے + اچکن لمبی ہے + لڑکا خوبصورت ہے + لڑکی بدشکل ہے + طوطا ہرا ہے + بکرا کالا ہے + بکری سُرخ ہے + یہ بندر بڑا ہے + چڑیا اُڑ گئی + چوہا مر گیا + بٹیر کو پکڑ لو + پیپل کا درخت ہے + جامن کالی ہے + گوشت پک گیا + عورت چلی گئی + چوڑی بڑی ہے + جگنو چوڑا ہے + ڈولی آگئی + لوٹا ٹوٹ گیا + جالی لگا دو + تختہ ٹوٹا ہوا ہے + دامن نیچا ہے + گائے حلال ہے +

(۲۵) چار سے زیادہ حرفوں کے الفاظ

رحمٰن ۔ پیغمبر ۔ غبارہ ۔ قرآن ۔ دوستی ۔ بندگی ۔ زندگی ۔ انجام ۔ عمارت
مناسب ۔ مُبارک ۔ مدرسہ ۔ حاضری ۔ کٹورا ۔ رومال ۔ صندوق ۔
بندوق ۔ مسہری ۔ مضبوط ۔ رضائی ۔ چپاتی ۔ پتیلی ۔ تعویذ ۔ نہایت
سَروتا ۔ نالائق ۔ چمگادڑ ۔ مولمیین ۔ اعتبار ۔ المونیم ۔ عجیب ۔ پرندہ ؎

(۲۶) جملے

رحمٰن خدا کا نام ہے ؎ پیغمبر بڑے رُتبے والے ہیں ؎ غبارہ اُڑتا ہے ؎
قرآن مجید خدا کی کتاب ہے ؎ نیک آدمی سے دوستی کرو ؎ زندگی کا
اعتبار نہیں ؎ خدا انجام بخیر کرے ؎ مسجد کی عمارت خوبصورت ہے ؎
مناسب کام کرو ؎ تم کو بیٹا مبارک ہو ؎ مدرسہ بڑا ہے ؎ حاضری
ہو چکی ؎ کٹورا پیتل کا ہے ؎ رومال کپڑے کا رکھو ؎ ریشم کا رومال
ناجائز ہے ؎ صندوق لکڑی کا ہے ؎ بندوق لوہے کی بنتی ہے
مسہری مضبوط ہے ؎ رضائی بنا کر لاؤ ...
ہے ؎ تعویذ دے دو ؎ یہ آدمی ...
پرندہ ہے ؎ الٹا لٹکتا ہے

(۲۷) نون غنہ والے الفاظ

انگلی۔ اونٹ۔ بانس۔ بانٹ۔ بانکا۔ پرسوں۔ پلنگ۔ ٹانگ۔ چونچ۔ چیونٹی۔ چرونجی۔ سانس۔ سینگ۔ سانپ۔ سونف۔ کنواں۔ کنول۔ لونگ۔ ماں۔ مونگ۔ مینڈک۔ ہیں۔ نہیں۔ ہانڈی۔ ناں۔ ہینگ۔

(۲۸) نون ساکن کے بعد ب یا پ

انبیار۔ بنبا۔ تنبو۔ تنبولی۔ چنپا۔ دُنبہ۔ سنبل۔ شنبہ۔ عنبر۔ منبر۔ منبع۔

(۲۹) ہائے مخلوط

بَھ پَھ تَھ ٹَھ جَھ چَھ دَھ ڈَھ ڑَھ کَھ گَھ لَھ مَھ نَھ ∴ بِھ پِھ تِھ ٹِھ جِھ چِھ دِھ ڈِھ ڑِھ کِھ گِھ لِھ مِھ نِھ ∴ بُھ پُھ تُھ ٹُھ جُھ چُھ دُھ ڈُھ ڑُھ کُھ گُھ لُھ مُھ نُھ ∴

(۳۰) ہائے مخلوط کے لفظ

بھائی۔ بھاری۔ پھول۔ پھوٹ۔ تھوک۔ تھا۔ ٹھیک۔ اٹھنا۔ جھوٹ

...ڑھا جاوے۔ صاف آواز سے نہ پڑھا جائے اُسے نون غنہ کہتے ہیں
...نہیں ہوتا ۱۲

...نکلتی۔ بلکہ اس کی جگہ میم کی آواز نکلتی ہے لیکن...

...ے کی ہر جیسے نہن میں اور ایک آواز سے...
...کن اور ہائے مخلوط کا فرق سمجھا دیں ۱۲

جھالر۔ جھانواں۔ جھجکا۔ چھونا۔ چھین۔ چھینٹ۔ دھنک۔ دھول۔ دھونی
ڈھلنا۔ ڈھول۔ کڑھنا۔ بڑھنا۔ کھیر۔ کھیت۔ کھیل۔ اکھاڑا۔ کمہار۔ کھانڈ۔

(۳۱) واؤ معدولہ[1]

خود۔ خویش۔ خوراک۔ خواجہ۔ خواہش۔ خوش۔ خواب۔ خوان۔ خواہ۔

(۳۲) مشدّد حروف

اللہ۔ ابّا۔ امّاں۔ بلّا۔ پلّا۔ پتّا۔ نجّو۔ گپّی۔ بھدّا۔ مرّا۔ مٹّہ۔ کتّا۔ اچھّا۔ بلّی۔ ہڈّی
یکّہ۔ فوّارہ۔ ہنڈّی۔ غنّہ۔ پکّا۔ چھلّا۔ چکّی۔ لڈّو۔ دِلّی۔ اُلّو۔ چلّو۔ سچّا۔

(۳۳) مشق نمبر ۱

سانپ مرگیا۔ لونگ سیاہ ہے۔ بھینگ اچھی نہیں ہے۔ بیل کا سینگ ٹوٹ گیا۔ سونف خوشبودار ہے۔ ہانڈی کچی ہے۔ چرونجی لے آؤ۔ مینڈک کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اِس تنبولی کا کیا نام ہے۔ سنبل بالچھڑ کو کہتے ہیں۔ آج شنبہ ہے۔ منبر لکڑی کا ہے۔ چنپا کا پھول پتلا ہوتا ہے۔ بھائی پھُوٹ کھا رہا ہے۔ چھین جھپٹ نہ کرو۔ دُھول نہ اڑاؤ۔ ڈھول بجانا بُرا ہے۔ دیسی کھانڈ چھاگل میں ڈالو۔ کھیر کھاؤ۔ کھیت میں جُھنڈے کے

لہ اُستاد بچّوں کو سمجھائیں کہ کسی کسی لفظ میں واؤ لکھنے میں آتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ ایسے واؤ کو واؤ معدولہ کہتے ہیں۔

پیڑ کھڑے ہیں۔ چنے بھُنے ہوئے ہیں مسجد کے بوریوں۔ دیواروں پر نہ بھتوکو۔ آفتاب ڈھل گیا۔ چھینٹ پکّی ہے۔ اَلھڑپنا نہ کرو۔ کمھار سے گھڑا خرید لاؤ۔ جھنجھنا اٹھا لاؤ۔ اِس میں پھپھوندی لگی ہے یہ چاندی کے چھلّے ہیں۔ یہ سفید بلی ہے۔ تو بڑا سچّا ہے۔ اُلّو ایک جانور کا نام ہے۔ فوارہ چل رہا ہے۔ یہ بھدّا کام ہے۔ کپڑوں کو داغ دھبّوں سے بچاؤ۔ گنّا چھیل لو۔ اس مرغ کی چونچ ٹیڑھی ہے۔ بھینس کا دودھ گاڑھا ہے۔ ہاتھی کی سونڈ مضبوط ہے۔ چلو میں بھی چلوں۔ ٹھٹھا کرنا بُرا ہے +

مشق نمبر ۲ (۴۳)

یہ چاول باریک ہیں۔ پکنے میں اچھے ہیں گیہوں کی روٹی مزیدار ہوتی ہے مونگ کی دال پکّی ہے۔ اُڑد کی دال اچھی ہوتی ہے۔ باجرا مہنگا ہے۔ جَو موٹے ہیں۔ کھچڑی پکاؤ۔ بریانی مجھے بہت پسند ہے گوشت سستا ہے۔ گوشت گلا نہیں۔ دُنبے کا گوشت اچھا ہے۔ بکری کا گوشت چھ آنے سیر بکتا ہے۔ کباب پکاؤ۔ سویّاں کھالو۔ ہڈی پھینک دو۔ ہنڈی حلال ہے۔ قورمہ خوش مزہ ہے۔

ڈبل روٹی کے ٹکڑے ہیں۔ قوام گاڑھا رہ گیا۔ جلیبی سخت ہے۔ لڈو نرم ہے۔ خواجہ صاحب نے کھانا کھالیا۔ تمھاری خوراک کم ہے۔ مجھے کھانے کی خواہش نہیں۔ جب خوب بھوک لگے تو کھاؤ۔ تھوڑی بھوک رہے تو کھانا چھوڑ دو اپنے سامنے سے کھاؤ۔ کھاتے وقت مُنہ سے آواز نہ نکلے۔ دوسرے آدمی کا مُنہ نہ دیکھو۔ جو روٹی توڑو پہلے اُسے کھالو۔ رکابی صاف کرلیا کرو۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھولو۔ کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھولو۔ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو۔ کھانے کے بعد خدا کا شکر ادا کرو ÷

(۳۵) مشق نمبر ۲

اپنا بدن اور کپڑے پاک صاف رکھو۔ میلے کچیلے مت رہو۔ نہاتے رہنے سے بدن صاف رہتا ہے۔ جو لڑکا سُتھرا رہتا ہے اُسے سب پیار کرتے ہیں۔ جو بچّے مُنہ نہیں دُھوتے اُن سے سب گِھن کرتے ہیں صبح سویرے اُٹھو۔ منہ ہاتھ دھوکر جلدی سے مدرسے جاؤ۔ راستہ میں کسی سے نہ لڑو نہ کہیں کھڑے ہو مدرسے میں پہنچکر اُستاد کو ادب سے سلام کرو۔ اور اپنی جگہ پر آہستگی سے بیٹھ جاؤ۔ اپنا آموختہ پڑھو۔ سبق یاد کرو

پڑھنے لکھنے میں دل لگاؤ۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھو۔ کھیل کے وقت کھیلو اور پڑھنے کے وقت پڑھو۔ تمھارا سبق یاد ہوگا تو ماں باپ تمھیں پیار کرینگے۔ اُستاد خوش ہوں گے۔ سب لوگ تمھاری عزّت کرینگے۔ کتاب کو حفاظت سے رکھو۔ کتاب پھاڑنا ورق توڑنا بُری بات ہے۔

قلم دوات ٹھیک رکھو۔ اپنی کاپی سلیٹ۔ بستہ بیگ اور سب چیزیں دھیان میں رکھو۔ چھٹّی ہو تو سیدھے گھر کو جاؤ۔ بُرے لڑکوں سے نہ ملو۔ مال اور دولت کا بھروسہ نہیں علم اور ہنر بڑی دولت ہے جو ہنر سیکھ لو اچھّا ہے۔ کھانا پکانا، سینا ضرور سیکھ لو +

(۳۶) مشق نمبر ۴

پیغمبر سچّے ہوتے ہیں۔ نماز پانچ وقت کی فرض ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھو علم سیکھنا فرض ہے۔ شہادت کی انگلی کونسی ہے۔ کسی کو ناخوش نہ کرو۔ خدا تمھیں خوش رکھے گا۔ غریبوں کو مت ستاؤ۔ بڑوں کی تعظیم کرو۔ چھوٹوں کو محبّت سے رکھو۔ تکبر مت کرو۔ فقیروں کو مت جھڑکو۔ اپنا کام خود کرنیکی کوشِش کرو۔ وقت کا دھیان رکھو۔ خدا کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ جو مُراد مانگو خدا سے مانگو۔ وہ بڑی قدرت والا ہے سب اسکے محتاج ہیں

تم خدا سے محبت رکھو۔ اور حضرت محمدؐ سے جو خدا کے رسول ہیں محبت رکھو۔ ان کا نام ادب سے لو۔ ان پر درود پڑھو۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اذان سنتے ہی نماز پڑھنے چلے جاؤ۔ مسجد میں نماز پڑھا کرو۔ نیک لوگ خود کماتے اور غریبوں کو کھلاتے ہیں ۔

تنوینؔ

(۳۷)

نسلاً۔ کابراً عن کابرٍ۔ اباً عن جدٍّ۔ قانوناً۔ مثلاً۔ شرعاً۔ نورٌ علیٰ نورٍ۔ دفعۃً۔ اتفاقاً۔ فوراً۔ عمداً۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ علاوۃً۔ جبراً ۔

جملے

جھوٹ بولنا قانوناً بھی جرم ہے۔ اور شرعاً بھی سخت گناہ ہے۔ حرام مال مثلاً سود کی کمائی میں برکت نہیں۔ وضو پر وضو کرنا نورٌ علیٰ نور ہے۔ یہ جائداد اولاد پر نسلاً بعد نسلٍ وقف ہے۔ بیل دفعۃً مر گیا۔ فوراً پانی پی لو۔ میں نے قصداً نماز نہیں چھوڑی۔ سہواً کھانا کھا لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کسی کو جبراً پکڑنا ظلم ہے کسی کو عداوۃً ستانا گناہ ہے۔ اتفاقاً دولت مل گئی ۔

ؔ بچوں کو سمجھایا جائے کہ جب کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوتے ہیں تو وہاں ایک نون ساکن کی آواز نکلتی ہے اسے تنوین کہتے ہیں۔ مثالوں سے سمجھاؤ۔

قاعدہ۔ خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ اب دعا کرو۔ خدا تعالیٰ ایمان اور علم اور نیک اعمال میں برکت دے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین۔

اسلام کے کلمے

کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

کلمۂ شہادۃ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

کلمۂ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

کلمۂ ردِ کفر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

ایمانِ مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ؕ

ایمانِ مفصل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

تمت

ملنے کا پتہ

مولوی محمد سمیع اللہ صاحب مالک کتبخانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

قاعدہ تعلیم الاسلام ۱؎ ۔ تعلیم الاسلام ۱؎ ۔ تعلیم الاسلام ۲؎ ۔ تعلیم الاسلام ۳؎ ۔ تعلیم الاسلام ۴؎
۱ر ۔ ۱ر ۔ ۲ر ۔ ۴ر ۔ ۵ر

حق طبع محفوظ ہیں [illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے

سلسلہ

تعلیم الاسلام

کا

پہلا نمبر (۱)

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ
شاہجہانپوری ثم الدہلوی صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

حسب فرمائش مولانا مولوی محمد سمیع اللہ صاحب خویش حضرت
مفتی صاحب موصوف مدرس مدرسہ امینیہ مالک کتب خانہ عزیزیہ
اردو بازار متصل جامع مسجد دہلی طبع ہوا

اپریل ۱۹۲۷

قیمت فی جلد ... ملنے کا پتہ کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار متصل جامع مسجد دہلی [illegible]

عرضِ حال

حامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

ناظرین کرام! تعلیم الاسلام نمبر(۱) کا یہ چودھواں ایڈیشن ہے۔ پہلے ایڈیشنوں میں جو کمی تھی۔ ان پر نظرِ ثانی کرکے پوری کی گئی یعنی معمولی تغیر و تبدل کے بعد عربی عبارتوں کا بین السطور میں اردو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

مسلمانوں کے بچوں، جگر گوشوں کی مذہبی تعلیم کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس نمبر میں بچوں کے حال کے مناسب، آسان اور دلنشین طریق سے عقائد اور اعمال کے تھوڑے مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ اگلے نمبروں میں آہستہ آہستہ تفصیل آتی جائے گی۔ اُستادوں کو چاہیئے کہ بچوں کو سمجھا کر پڑھائیں اور عقائد کا حصہ زبانی یاد کرائیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس سلسلہ کو اربابِ نظر نے بہت پسند فرمایا اور اسلامی مدرسوں اور قومی اسکولوں میں اسے داخلِ درس کر لیا۔

اس وقت تک اس سلسلہ کے چار نمبر تیار ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے نمبر بھی مرتب ہو کر شائع ہو جائیں گے +

خاکسار
محمد کفایت اللہ غفرلہٗ
دہلی

رسالہ

تعلیم الاسلام

کا

پہلا نمبر (۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال۔ تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب مسلمان!

سوال مسلمانوں کے مذہب (دین) کا کیا نام ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب اسلام!

سوال اسلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب (دین) کو کہتے ہیں؟

جواب اسلام یہ سکھاتا ہے کہ "خدا ایک ہے" بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور قرآن شریف خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے! اسلام سچا مذہب (دین) ہے۔ دین اور دنیا کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے!

سوال اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب اسلام کا کلمہ یہ ہے! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ!

(**ترجمہ کلمہ شریف** اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

اس کلمہ کو کلمہ طیبہ اور کلمہ توحید کہتے ہیں!

سوال کلمہ شہادت کیا ہے؟

جواب کلمہ شہادت یہ ہے:- اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

(ترجمہ کلمہ شہادت) گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ!

کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں!

سوال ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب ایمان مجمل یہ ہے:- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ

ترجمہ:- ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ!

اور صفتوں کے ساتھ ہو اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے!

سوال ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب ایمان مفصل یہ ہے:- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

ترجمہ:- ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر

وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ
خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر !

سوال ہمیں کس نے پیدا کیا ؟

جواب ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے !

سوال اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا ؟

جواب اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے !

سوال جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اُنہیں کیا کہتے ہیں ؟

جواب انہیں کافر کہتے ہیں !

سوال جو لوگ کہ خدا تعالےٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جیسے ہندو کہ بتوں کو پوجتے ہیں۔ اُنہیں کیا کہتے ہیں ؟

جواب ایسے لوگونکو کافر اور مشرک کہتے ہیں !

سوال جو لوگ دوتین خدا مانتے ہیں۔ جیسے عیسائی کہ تین خدا مانتے ہیں اُنہیں کیا کہتے ہیں ؟

جواب اُنہیں بھی کافر اور مشرک کہتے ہیں !

سوال مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں ؟

جواب مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے !

سوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے ؟

جواب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول اور پیغمبر تھے۔ ہم اُن کی اُمّت میں ہیں!

سوال ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب عرب کے مُلک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہی۔ اُس میں پیدا ہوئے تھے!

سوال آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ اور آپ کے دادا کا نام عبد المطلب تھا!

سوال ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب ہمارے پیغمبر صلعم مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدائے تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں!

سوال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر کہاں رہے؟

جواب ترپین سال کی عمر تک اپنے شہر مکہ معظمہ میں رہے۔ اس کے بعد خدائے تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے۔ اور دس سال وہاں رہے پھر تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی!

سوال۔ اگر کوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب جو شخص حضرتؐ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے!

سوال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا کیا مطلب ہی؟

لہ جہاں پر م یا صلعم لکھا ہوا دیکھو اُسے صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو ۱۲

جواب حضرت کو ماننے کا یہ مطلب ہو کہ آپ کو خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے، اور خدائے تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے، اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے!

سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد مصطفےٰ خدائے تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب اُنہوں نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا!

سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہو؟

جواب حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرے اُوپر نازل کی ہو یعنی اتاری ہے!

سوال قرآن مجید حضرت پر پورا ایک مرتبہ اترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ کبھی ایک آیت۔ کبھی دو چار آیتیں۔ کبھی ایک سورۃ جیسی ضرورت ہوتی گئی۔ اترتا گیا!

سوال کتنے دنوں میں پُورا قرآن مجید نازل ہُوا؟

جواب تیئیس (۲۳) سال میں!

سوال قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورۃ سنا دیتے تھے آپ اُسے سنکر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے!

سوال آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب اس لئے کہ آپؐ اُمّی تھے!

سوال اُمّی کسے کہتے ہیں ؟

جواب جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ اُسے اُمّی کہتے ہیں۔ اگرچہ حضورؐ نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا، لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا !

سوال حضرت جبرئیل علیہ السّلام کون ہیں ؟

جواب فرشتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے !

سوال مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں ؟

جواب نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حج کرتے ہیں !

سوال نماز کسے کہتے ہیں ؟

جواب نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول صلعم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے !

سوال بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے ؟

جواب گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اسکی بزرگی، اور تعظیم کرتے ہیں۔ اسکے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اسکی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں !

سوال مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں ؟

جواب خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے۔ چاہے مسجد میں نماز پڑھو۔ چاہے گھر میں۔ لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے!

سوال نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، مُنہ، اور پاؤں دھوتے ہیں اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب اُس کو وضو کہتے ہیں۔ بغیر وضو کیے نماز نہیں ہوتی!

سوال نماز میں کس طرف مُنہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے؟

جواب پچھم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے)!

سوال پچھم کی طرف مُنہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟

جواب مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اُس کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے۔ اور وہ ہمارے شہروں سے پچھم کی طرف ہے اس لئے پچھم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں!

سوال جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب اُسے قبلہ کہتے ہیں!

سوال دِن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب رات دِن میں پانچ نمازیں فرض ہیں!

سوال پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب اوّل نمازِ فجر، جو صبح کے وقت سُورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے!

دُوسری نمازِ ظہر، جو دوپہر کو سُورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے!

تیسری نماز عصر، جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے!

چوتھی نماز مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے!

پانچویں نماز عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے!

سوال اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:-

(اذان)

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے گواہی دیتا ہوں میں

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

کہ محمد اللہ کے رسول ہیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آؤ نماز کے لئے

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

آؤ نماز کے لئے آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف اللہ سب سے بڑا ہے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہنا چاہیئے!

نماز نیند سے بہتر ہے

سوال تکبیر کسے کہتے ہیں ؟

جواب جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں۔ اُسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دُو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے !

سوال جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اُسے کیا کہتے ہیں ؟

جواب جو شخص اذان کہتا ہے اُسے "مُؤذِّن" کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اسے "مُکَبِّر" کہتے ہیں !

سوال بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں اس نماز کو اور نماز پڑھانے والے کو اور نماز پڑھنے والوں کو کیا کہتے ہیں ؟

جواب بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اُسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو امام۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مُقتَدِی کہتے ہیں !

سوال اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں ؟

جواب اکیلے نماز پڑھنے والے کو مُنفَرِد کہتے ہیں !

سوال جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں ؟

جواب اُسے مسجد کہتے ہیں !

سوال مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے چپکا بیٹھا رہے۔ مسجد میں کھیلنا۔ کودنا۔ شور مچانا بُری بات ہے!

سوال نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ تھوڑے سے فائدے ہم تم کو بتاتے ہیں :-

(۱) نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک وصاف اور ستھرے رہتے ہیں۔

(۲) نمازی آدمی سے خدا تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔

(۳) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

(۴) نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے۔

(۵) نمازی آدمی کی نیک لوگ دُنیا میں بھی عزت کرتے ہیں۔

(۶) نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

(۷) نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سکھ سے رکھتا ہے!

سوال نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اُن سب کے نام اور عبارتیں کیا کیا ہیں؟

جواب نماز شروع کرنے سے اخیر تک جو پڑھا جاتا ہے۔ اُس کے نام اور الفاظ یہ ہیں

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرْ

اللہ سب سے بڑا ہے

ثنا

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

ترجمہ اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ

اور تیری بزرگی بہت برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

سورہ فاتحہ یا الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ

ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ

روز جزا کا مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ

ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ؗ

نہ اُن کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر!

سُورۂ کوثر

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

(اے نبی) ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے پس تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

بیشک تمہارا دشمن ہی بے نام ونشان ہو جانے والا ہے

سُورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝

(اے نبی) کہدو کہ وہ (یعنی) اللہ یگانہ ہے اللہ بے نیاز ہے اُس سے کوئی پیدا نہیں ہوا

وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں

سُورۂ فلق

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

(اے نبیؐ دعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے

وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ

اور اندھیرے کے شر سے جب اندھیرا پھیل جائے اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے

فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آ جائے!

سُورۂ النّاس

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ إِلٰهِ النَّاسِ ۙ

(اے نبی دعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِي يُوَسْوِسُ

کی پناہ لیتا ہوں اُس وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے

فِي صُدُورِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۙ

دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے!

رکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی!

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اللہ نے اسکی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی

اسی قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے،

سجدہ یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی!

تشہد یا التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں

اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

سلام تم پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں سلام ہو ہم پر

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے پیغمبر ہیں!

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور اُن کی آل پر

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے!

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر اور اُن کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے!

درود شریف کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ سوائے تیرے اور کوئی

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھکو بخش دے

وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ

اور مجھ پر رحم فرما دے بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے !

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؕ

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت !

نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے بہت برکت والا ہے تو

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

اے عظمت اور بزرگی والے !

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور

نَتَوَکَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ
تیرے اُوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
اور علیحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے اور خاص

نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ
تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں

وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ
اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے!

وضو کرنے کا طریقہ

سوال۔ وضو کس طرح کرنا چاہیئے؟

جواب صاف برتن میں پاک پانی لیکر پاک وصاف اونچی جگہ پر بیٹھو۔ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو اچھا ہے۔ اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں آستینیں کہنیوں سے اُوپر تک چڑھالو۔ پھر بسم اللہ پڑھو۔ اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو۔ مسواک کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو۔ پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو۔ بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک۔ اور اِدھر اُدھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہیئے پھر

کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے (بھگو کر) سر کا مسح کرو پھر کانوں کا مسح کرو۔ پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک مرتبہ کرنا چاہیے پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں دھونا چاہیے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال۔ نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:۔

وضو کر کے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر، قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو۔ نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اُس کے نیچے رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو۔ ادب سے کھڑے ہو خداتعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثناء سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر تعوذ یعنے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور تسمیہ یعنے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے اٰمِیْن کہو پھر سورہ اخلاص یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع کے

لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع یعنے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ تحمید یعنے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو پھر دونوں ہاتھ رکھو پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب دوسری رکعت شروع ہوئی۔ تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اور کوئی اور سورۃ ملاؤ۔ پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ پہلے تشہد پڑھو، پھر درود شریف پھر دُعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو۔ پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہو گئی سلام پھیرنے کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھو اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو۔ ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی مونڈھوں سے اونچے نہ کرو۔ دُعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو!

سوال۔ دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشہد پڑھنے کی حالت میں

کس طرح بیٹھنا چاہیے ؟

جواب۔ داہنا پاؤں کھڑا رکھو۔ اور اس کی انگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں !

سوال امام اور منفرد اور مقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب ہاں۔ امام اور منفرد اور مقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اَعُوذُ بِاللّٰہِ الخ اور بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھ کر اَلْحَمْدُ شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں چپکا کھڑا رہنا چاہیے !

دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اُٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے۔ مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا چاہیے !

سوال۔ نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں ؟

جواب۔ دو رکعتیں تو اُسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا۔ مگر قعدہ میں اَلتَّحِیَّات اور تَشَہُّد کے بعد درود شریف نہ پڑھیں بلکہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائیں۔ باقی اور

سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں!

سوال نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟

جواب نماز سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں۔ دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں!

سوال رکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب رکوع اس طرح کرنا چاہیئے کہ کمر اور سر برابر رہیں۔ یعنے سر نہ کمر سے اونچا رہے نہ نیچا ہو جائے۔ اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے!

سوال سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب سجدہ اس طرح کرنا چاہیئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں۔ اور پیٹ رانوں سے علحدہ رہے۔ اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں!

سوال نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرْ ۳۴ بار پڑھنا چاہیئے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے!

تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ختم ہوا

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر (۱)

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	ٹائیٹل۔ تعلیم الاسلام نمبر ۱	۱	۱۶	ثنا۔ تعوذ۔ تسمیہ۔ سورہ فاتحہ	۱۳
۲	عرض حال	۲	۱۷	سورۂ کوثر۔ سورۂ اخلاص	۱۴
۳	اسلام کیا سکھاتا ہے	۳	۱۸	سورۂ فلق۔ سورۃ الناس	۱۴
۴	اسلام کا کلمہ۔ کلمہ طیبہ۔ کلمہ توحید	۴	۱۹	رکوع کی تسبیح۔ قومہ کی تسبیح و تحمید	
۵	کلمہ شہادت۔ ایمان مفصل۔	۴		سجدہ کی تسبیح	۱۵
۶	تمہیں کس نے پیدا کیا۔	۵	۲۰	تشہد۔ درود۔ دعا۔ سلام۔ نماز	
۷	کافر اور مشرک کسے کہتے ہیں	۵		کے بعد کی دعا	۱۷
۸	حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان	۵	۲۱	دعائے قنوت	۱۷
۹	قرآن مجید کا بیان	۷	۲۲	وضو کرنے کا طریقہ	۱۸
۱۰	خداتعالیٰ کی بندگی۔ نماز کا بیان	۸	۲۳	نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۹
۱۱	قبلہ کسے کہتے ہیں۔	۹	۲۴	امام۔ منفرد۔ مقتدی کی	
۱۲	نمازیں کتنی فرض ہیں	۹		نمازوں کا فرق	۲۱
۱۳	اذان	۱۰	۲۵	رکوع کرنے کا صحیح طریقہ	۲۲
۱۴	اقامت	۱۱	۲۶	سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ	۲۲
۱۵	نماز کے فائدے	۱۲	۲۷	نماز کے بعد کا وظیفہ	۲۲

نفائس الازہار (اردو ترجمہ) مجالس الابرار

وعظ کی مشہور اور معتبر کتاب

صد ہا کتابیں علماء رحمہم اللہ نے علم وعظ میں تصنیف کی ہیں لیکن اکثر کتب میں روایات غیر معتبر پائی جاتی ہیں۔ البتہ "مجالس الابرار" ایسی کتاب ہے جو نہایت معتبر و مستند ہے۔ اس کتاب میں سو مجلسیں یعنی سو وعظ ہیں جو درحقیقت سو حدیثیں ہیں جن کی مصنف رحمہ اللہ نے شرح کی ہے اور ہزارہا نکات و مسائل فقہیہ اور صحابہ کرام و صوفیہ متقدمین رحمہم اللہ کے حالات احادیث کے تحت میں بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کی تعریف میں ہم زائد کچھ تحریر نہیں کرتے صرف حضرت خاتم المحدثین عمدۃ المفسرین ثقۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ کی عبارت نقل کرتے ہیں جو شاہ صاحب موصوف سے اس کتاب کی تعریف میں منقول ہے وہ عبارت یہ ہے "کتاب مجالس الابرار" علم وعظ اور نصیحت میں اسرار شریعت و ابواب فقہ و ابواب سلوک و رد بدعات و عادات شنیعہ کے فوائد کثیرہ پر مشتمل ہے" مگر یہ کتاب ہمیشہ عربی مترجم بین السطور طبع ہوتی رہی جس سے سوائے اہل علم کے عوام مستفید نہ ہو سکے معمولی استعداد کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے خصوصاً ان مردوں کو جو اپنے کاروبار میں مشغول ہیں اور ان مستورات کو جو پردہ نشین ہیں جلسہ وعظ میں نہیں آسکتیں ایک دیندار شخص نے حضرت مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی سرپرستی میں ایک بڑے عالم سے بامحاورہ اردو ترجمہ کرایا تاکہ ہر اردو خوان آسانی سے سمجھ سکے اس سے زائد اس کتاب کی مقبولیت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب جیسے متبحر اور ماہر علوم بزرگ نے اس کی تعریف کی ہے پہلی مرتبہ چھپکر جلد ختم ہو گئی پھر مشتاقین علوم کی طلبی پر دوبارہ اس کی طبع کا انتظام کیا گیا ہے اور پہلے سے اس کا سائز بڑا کر کے جلی کتابت کرائی گئی اور کاغذ سفید بہتر پر نہایت نفیس طبع کرائی گئی ہے اصل کتاب عربی کی قیمت چھ روپیہ تھی۔ اس کی قیمت پانچ روپیہ رکھی تاکہ ہر شخص خرید سکے جو لوگ خدا اور رسول کے ذکر کے مشتاق ہیں جلدی کریں ایسا نہ ہو کہ یہ ایڈیشن بھی ختم ہو جائے اور پھر تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے +

ہر قسم کے قرآن مجید عربی، فارسی، اردو کتابیں بکفایت مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیے۔ پارسل احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتے ہیں + جملہ فرمائشیں بھیجنے کا پتہ :-

مولوی محمد سمیع اللہ صاحب مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار متصل جامع مسجد دہلی

تعلیم الاسلام ملنے کا دوسرا پتہ

مولنا مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ محلہ بھیناتھ پارہ رامپور (یو پی)

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

الحمدللہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کیلئے

سلسلہ

تعلیم الاسلام

کا

دوسرا نمبر (۲)

مؤلفہ

حضرت علامہ مولٰنا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

شاہجہانپوری ثم الدہلوی صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

حسب فرمائش

جناب مولٰنا مولوی محمد سمیع اللہ صاحب خویش حضرت مفتی صاحب مدرس مدرسہ امینیہ

مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

ملنے کا پتہ:- کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی
کاغذ رف ۱/

عرض حال

برادران اسلام! یہ چھوٹا سا رسالہ جو آپ کی خدمت میں حاضر ہے ایک مفید و ضروری سلسلہ کا دوسرا نمبر ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اور نمبر بھی آپ کی نظر انور کے سامنے آئیں گے یعنی غالباً سات نمبروں میں بچوں کے لئے عقائد و مسائل کی کافی معلومات کا ذخیرہ سلیس اردو زبان میں جمع ہو جائے گا +

اس سے پہلے بھی کئی سلسلے زبان اردو میں تعلیم دینیات کے لئے لکھے گئے ہیں لیکن خاکسار نے محض تحصیل ثواب کی غرض سے اس سلسلہ کو شروع کیا اور حتی الامکان آسان اور مفید تر بنانے کی کوشش کی۔

ضروری عقائد بھی شامل کر دیئے ہیں۔ امید ہے کہ ارباب نظر پسند فرمائیں گے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ناچیز تالیف اور ترتیب کو مقبول فرمائے اور اہل اسلام کو اس سے نفع پہنچائے۔ آمین

خاکسار محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

شاہجہانپوری ثم الدہلوی

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر ۲

مضمون	صفحہ
پہلا شعبہ معروف بہ تعلیم الایمان	
اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے۔	۱
خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے	۳
فرشتوں کا بیان	۴
خدا تعالیٰ کی کتابوں کا بیان	۵
پیغمبروں کا بیان	۶
قیامت کا بیان	۸
تقدیر کا بیان	۹
مرنے کے بعد زندہ ہونے کا بیان	۱۰
دوسرا شعبہ معروف بہ تعلیم الارکان	۱۲
نماز کی شرطوں کا بیان	۱۳
نماز کی پہلی شرط کا بیان	۱۳
وضو کا بیان	۱۴
غسل کا بیان	۱۷
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۸
جبیرہ پر مسح کرنے کا بیان	۱۹
نجاست حقیقیہ کا بیان	۲۰
استنجے کا بیان	۲۲
پانی کا بیان	۲۳
کنوئیں کا بیان	۲۶
کنواں پاک کرنے کا طریقہ	۲۶

تعلیم الاسلام کا پہلا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال۔ اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے!

سوال۔ وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں؟

جواب وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:۔

اوّل کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ دوسرے نماز پڑھنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ پانچویں حج کرنا!

سوال۔ کلمہ طیبہ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب۔ کلمہ طیبہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ! اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں!

سوال۔ کلمہ شہادت کیا ہے اور اس کے معنے کیا ہیں؟

جواب۔ کلمۂ شہادت یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے معنے یہ ہیں۔

گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد صلعم خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں!

سوال۔ کیا بغیر معنے اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں بلکہ معنے سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے۔!

سوال۔ دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب ایمان لانا کہتے ہیں!

سوال۔ گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہو گا؟

جواب۔ اس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا تعم ایک ہے اور حضرت محمد صلعم خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں!

سوال۔ مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

لے جہاں یہ لفظ لکھا جائے وہاں صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا چاہیئے ۱۲

گے جہاں یہ نشان ہو وہاں تعالیٰ پڑھنا چاہیئے ۱۲

زیادتی نہیں کرتے۔ کسی حکم کو چھپاتے نہیں ۔

سوال۔ نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنے ہیں ؟

جواب۔ نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اُسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو ۔

سوال۔ کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے ؟

جواب۔ نہیں۔ بلکہ جسے خدا تعالیٰ بنائے وہی نبی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے ۔

سوال۔ رسول اور نبی کتنے ہیں ؟

جواب۔ دُنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے۔ لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں بھی اسی طرح ایمان لانا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے ہم اُن سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں ۔

سوال۔ سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں ؟

جواب۔ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السّلام ہیں ۔

سوال۔ سب سے پچھلے پیغمبر کون ہیں ؟

جواب۔ سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

سوال۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے!

سوال۔ رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں۔ خدا تعالےٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں خدا تعالےٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے!

قیامت کا بیان

سوال۔ قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب۔ قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مرجائیں گے۔ اور تمام دنیا فنا ہوجائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی!

سوال۔ تمام آدمی اور جاندار کیسے مرجائیں گے؟

جواب۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز

اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمے سے سب مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی!

سوال۔ قیامت کب آئے گی؟

جواب۔ قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت خدائے تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتلا دی ہیں۔ اِن نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہوسکتا ہے!

سوال۔ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب۔ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور ان پر سختیاں کرنے لگیں۔ اور امانت میں خیانت ہونے لگے۔ اور گانے بجانے ناچ رنگ کی زیادتی ہوجائے۔ اور پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو بُرا کہنے لگیں۔ بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں۔ چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں۔ ناقابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے!

تقدیر کا بیان

سوال۔ تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ہر بات اور اچھی اور بری چیز کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں +

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے ؟

جواب۔ قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر اسرافیل علیہ السّلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے۔ میدانِ محشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی۔ حساب لیا جائے گا اور اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روز یہ کام ہوں گے۔ اُس دن کو یَوْمُ الْحَشْرِ (یعنی جمع کئے جانے کا دن) یَوْمُ الْجَزَاءِ اور یَوْمُ الدِّیْنِ (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یَوْمُ الْحِسَابِ (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں !

سوال۔ ایمان مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے ؟

جواب۔ ہرگز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کی توحید اور پیغمبروں کی پیغمبری اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے۔ ہرگز مسلمان نہیں

ہو سکتا!

سوال - حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے۔ اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالےٰ کی کتابوں۔ اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب - ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔ اور جب کوئی شخص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہوں گی۔ اور خدا تعالیٰ کی کتاب جو حضرت صلعم لائے ہیں ان پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصل میں ذکر ہے خدا تعالےٰ کی کتاب قرآن مجید اور پیغمبر صلعم کے بیان سے ثابت ہیں!

سوال - ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے لیکن نماز نہ پڑھے۔ یا زکوٰۃ نہ دے۔ یا روزہ نہ رکھے۔ یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب - ہاں مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پاکر اخیر میں چھٹکارا پائیں گے +

پہلا شعبہ تمام ہوا

تعلیم الاسلام نمبر دو کا دوسرا شعبہ

المعروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

سوال۔ اسلامی اعمال سے کیا مُراد ہے؟

جواب۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے۔ ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں۔ اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو۔ باقی چار چیزوں یعنے نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ رمضان۔ حج بیت اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں۔ اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے!

نماز

سوال۔ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ

ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر صلعم نے بندوں کو سکھایا ہے!

سوال۔ نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب۔ نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں!

سوال۔ وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا کیا ہیں؟

جواب۔ اوّل بدن پاک ہونا۔ دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا۔ تیسرے جگہ کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا چھپانا۔ پانچویں نماز کا وقت ہونا۔ چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ساتویں نیت کرنا +

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال۔ بدن پاک ہونے سے کیا مُراد ہے؟

جواب۔ بدن پاک ہونے سے یہ مُراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو!

سوال۔ نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ نجاست یعنے ناپاکی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دُوسری حکمی!

سوال۔ نجاست حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاست حقیقیہ کہلاتی ہے جیسے پیشاب۔ پاخانہ۔ خون۔ شراب!

سوال۔ نجاست حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو۔ مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاست حکمیہ کہلاتی ہے۔ جیسے بے وضو ہونا۔ غسل کی حاجت ہونا!

سوال۔ نماز کے لئے کس نجاست سے بدن پاک ہونا شرط ہے؟

جواب۔ دونوں قسم کی نجاست سے بدن پاک ہونا ضروری ہے!

سوال۔ نجاست حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ دو قسمیں ہیں۔ ایک چھوٹی نجاستِ حکمیہ۔ اسے حدث اصغر کہتے ہیں۔ اور دوسری بڑی نجاست حکمیہ۔ اسے حدث اکبر اور جنابت کہتے ہیں!

سوال۔ چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ چھوٹی نجاست حکمیہ سے بدن وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے!

وضو کا بیان

سوال۔ وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وضو اُسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ اور ناک صاف کرے۔ پھر تین بار منہ دھوئے۔ پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کرے۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک

دھوئے۔ وضو کرنے کا طریقہ تعلیم الاسلام نمبر ا میں تم پڑھ چکے ہو!

سوال۔ وضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

جواب۔ وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا۔ انہیں فرض کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے انہیں سنت کہتے ہیں۔ اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا انہیں مستحب کہتے ہیں!

سوال۔ وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار فرض ہیں!

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا!

سوال۔ وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب۔ وضو میں تیرہ سنتیں ہیں!

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنے

بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے!

سوال۔ وضو میں مُستحب کتنے ہیں؟

جواب۔ وضو میں پانچ چیزیں مُستحب ہیں!

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے۔ اور یہی قوی ہے (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) وضو کے کام کو خود کرنا۔ دُوسرے سے مدد نہ لینا (۴) قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا!

سوال۔ وضو میں کتنی چیزیں مکرُوہ ہیں؟

جواب۔ وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں!

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا (۴) سُنّت کے خلاف وضو کرنا!

سوال۔ کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انہیں نواقِض وضو کہتے ہیں!

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا۔ یا ان دونوں راستوں سے کسی

اور چیز کا نکلنا (۲) ریح یعنے ہوا کا پیچھے سے نکلنا (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہ جانا (۴) منہ بھر کے قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ۔

غسل کا بیان

سوال۔ بڑی نجاست حکمیہ یعنے حدث اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب۔ حدث اکبر یا جنابت سے بدن غسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے ۔

سوال۔ غسل کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ غسل کے معنے نہانا ہے۔ مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے ۔

سوال۔ غسل کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب۔ غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ پھر استنجا کرے۔ اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے پھر وضو کرے۔ پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ کلی کرے۔ ناک میں پانی ڈالے ۔

سوال۔ غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب۔ غسل میں تین فرض ہیں۔ کلّی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ تمام بدن پر پانی بہانا!

سوال۔ غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب۔ غسل میں پانچ سنتیں ہیں۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا استنجا کرنا۔ اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔ ناپاکی دُور کرنے کی نیت کرنا۔ پہلے وضو کرلینا۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا!

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال۔ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب۔ تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے۔ اوّل چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔ دوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔ تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہنکر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں!

سوال۔ موزوں پر کب مسح جائز ہی؟

جواب۔ جب وضو کرکے یا پاؤں دھوکر موزے پہنے ہوں۔ پھر وضو ٹوٹنے کی حالت میں موزے پہنے ہوئے ہو!

سوال۔ ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے ؟

جواب۔ اگر آدمی اپنے گھر یا رہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے۔ اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے !

سوال۔ موزوں پر کس طرف مسح کرے ؟

جواب۔ اوپر کی طرف کرنا چاہیئے۔ تلووں کی طرف یا ایڑی کیطرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا !

سوال۔ وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے۔ یا نہیں ؟

جواب۔ وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے غسل میں نہیں !

سوال۔ مسح کس طرح کرے ؟

جواب۔ ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری پوری رکھے۔ صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں !

سوال۔ پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں ؟

جواب۔ اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں۔ اور اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے ⁘

جبیرہ پر مسح کرنیکا بیان

سوال: جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے۔ مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ جو کچھ بھی ہو مراد ہے!

سوال۔ اس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا اکھاڑنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کر لینا جائز ہے!

سوال۔ کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب۔ ساری پٹی پر مسح کرنا چاہیئے خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو!

سوال۔ اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ کرے تو دھونا ضروری ہے۔ اور پانی سے دھونا نقصان کرے لیکن مسح نقصان نہ کرے تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے۔ اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان کرے تو اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے!

نجاستِ حقیقیہ کا بیان

سوال۔ نجاست حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں ؟

جواب۔ نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نجاست غلیظہ دُوسری نجاستِ خفیفہ !

سوال۔ نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ جو ناپاکی کہ سخت ہو۔ اسے نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور جو نجاست کہ ہلکی ہو اسے نجاست خفیفہ کہتے ہیں !

سوال۔ کتنی چیزیں نجاست غلیظہ ہیں ؟

جواب۔ آدمی کا پیشاب پائخانہ۔ اور جانوروں کا پائخانہ۔ اور حرام جانوروں کا پیشاب۔ اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے !

سوال۔ نجاست خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں ؟

جواب۔ حلال جانوروں کا پیشاب۔ اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے !

سوال۔ نجاستِ غلیظہ کس قدر معاف ہے ؟

جواب۔ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے۔ جیسے پائخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ وزن تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے شراب پیشاب۔ تو وہ ایک انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے

معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہو گی اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں!

سوال۔ نجاستِ خفیفہ کتنی معاف ہے؟

جواب۔ چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے!

سوال۔ نجاست حقیقیہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب۔ نجاست حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ۔ کپڑے پر ہو یا بدن پر پانی سے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے!

سوال۔ پانی کے سوا اور کسی چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں۔ جو چیزیں پتلی اور بہنے والی ہیں جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی انکے ساتھ دھونے سے بھی نجاست حقیقیہ پاک ہو جاتی ہے۔

استنجے کا بیان

سوال۔ استنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں!

سوال۔ پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو

سکھانا چاہیئے۔ اس کے بعد پانی سے دھوڈالنا چاہیئے!

سوال۔ پائخانہ کے بعد استنجے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ پائخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پائخانہ کے مقام کو صاف کرے۔ پھر پانی سے دھوڈالے!

سوال۔ استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ اگر پائخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر اُدھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے۔ اور اگر نجاست ادھر اُدھر لگ گئی ہو۔ مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سُنّت ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے!

سوال۔ استنجا کن چیزوں سے کرنا چاہیئے؟

جواب۔ مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے!

سوال۔ استنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب۔ ہڈی۔ لید۔ گوبر۔ اور کھانے کی چیزوں۔ کوئلے۔ اور کپڑے اور کاغذ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

سوال۔ استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہیئے؟

جواب۔ بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیئے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے!

پانی کا بیان

سوال۔ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب۔ مینہ کا پانی۔ چشمے یا کنوئیں کا پانی۔ ندی یا سمندر کا پانی۔ پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی۔ بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی۔ ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے!

سوال۔ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب۔ پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی۔ شوربا۔ وہ پانی جس کا رنگ بو۔ مزہ کسی پاک چیز کے ملجانے کی وجہ سے بدل گیا ہو۔ اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو۔ ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو۔ وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو۔ حرام جانوروں کا جھوٹا پانی۔ سونف۔ گلاب یا اور کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق!

سوال۔ جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ ایسے پانی کو مستعمل پانی کہتے ہیں جو خود پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب۔ کتے۔ خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے۔ اسی طرح بلی جو چوہا یا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے۔ اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب۔ بلی (بشرطیکہ فوراً چوہا نہ کھایا ہو) چوہا چھپکلی۔ پھرنے والی مرغی۔ نجاست کھانے والی گائے۔ بھینس۔ کوا۔ چیل۔ شکرہ۔ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے!

سوال۔ کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟

جواب۔ آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے جیسے گائے بکری۔ کبوتر۔ فاختہ۔ گھوڑا!

سوال۔ کونسا پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ وہ دو پانی یہ ہیں۔ اوّل ندی یا دریا کا بہتا ہوا پانی دُوسرے ٹھیرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی!

سوال۔ ٹھیرے ہوئے زیادہ پانی کی کیا مقدار ہے؟

جواب۔ جو ٹھیرا ہوا پانی شمری گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا ہو۔ وہ زیادہ پانی ہے۔ جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو۔ وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا!

سوال۔ نجاست گرنے کے سوا اور کس چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ جیسے چڑیا۔ مرغی۔ کبوتر بلی۔ چوہا!

سوال۔ بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہو؟

جواب۔ جب اُس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بو ظاہر ہو جائے!

سوال۔ کن جانوروں کے پانی میں مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

جواب۔ جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں، جیسے مچھلی مینڈک۔ اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی۔ مچھر۔ بھڑ چھپکلی۔ چیونٹی۔ ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا +

کنوئیں کا بیان

سوال۔ کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب۔ اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ کنوئیں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے!

سوال۔ اگر کوئی جانور کنوئیں میں گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب۔ اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ وہ حلال یا حرام جانور جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور ان کے بدن پر نجاست

بھی نہ ہوا گر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک ان کے پیشاب یا پاخانہ کر دینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہ ہوگا!

سوال۔ کنواں جب ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ کنوئیں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں (۱) جب کنوئیں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا (۲) اور جب آدمی یا سور۔ یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا اتنا یا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا (۳) اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا۔ خواہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا (۴) اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا۔ لیکن پھولا نہیں تو چالیس ڈول نکالنے پڑیں گے (۵) اگر چوہا چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر گیا تو بیسؔ ڈول نکالنے پڑیں گے۔ بیسؔ کی جگہ تیسؔ اور چالیسؔ کی جگہ ساٹھؔ ڈول نکالنا مستحب ہے!

سوال۔ اگر مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ مرے ہوئے جانور گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گر کر مرنے کا بیان ہوا۔ مثلاً بکری مری ہوئی گرے تو سارا پانی نکالا جائے اور بلی مری ہوئی گرے تو چالیس یا ساٹھ ڈول۔ اور چوہا مرا ہوا گرے تو بیس یا تیس ڈول نکالے جائیں!

سوال۔ اگر پھولا یا پھٹا ہوا جانور گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ سارا پانی نکالنا ہوگا جیسے کہ کنوئیں میں گر کر مرتا اور پھولتا اور پھٹ جاتا!

سوال۔ اگر کنوئیں میں سے مرا ہوا جانور نکلے اور معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ جس وقت سے دیکھا جائے اسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا!

سوال۔ ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟

جواب۔ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہو وہی معتبر ہے!

سوال۔ جتنے ڈول نکالنے ہیں ایک ہی مرتبہ نکالنا چاہیے یا کئی دفعہ کر کے نکالنا بھی جائز ہو؟

جواب۔ کئی مرتبہ کر کے نکالنا بھی جائز ہے۔ مثلاً ساٹھ ڈول نکالنے ہیں بیس صبح کو نکالے بیس دوپہر کو اور بیس شام کو تو یہ بھی جائز ہے!

سوال۔ جس ڈول رسی سے ناپاک کنوئیں کا پانی نکالا جائے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب۔ جب اتنا پانی نکال ڈالا جتنا نکالنا چاہیے تھا تو کنواں اور ڈول اور رسی سب پاک ہو جاتے ہیں +

تعلیم الاسلام نمبر ۳ کا دوسرا شعبہ تمام ہوا

معلم الصرف

حصہ اول ۔ دوم ۔ سوم ۔ عربی علم صرف کی ضروریات مختصر اور آسان طریقے سے سکھانے کے لئے یہ رسالہ جناب مولانا مولوی حکیم محمد عبد الخالق صاحب نے تالیف فرمایا ہے ۔ اور کئی سال سے ہندوستان اور برہما کے اسکولوں میں داخل نصاب ہو چکا ہے ایسے بچوں کی تعلیم کے لئے جن کو عربی کے لئے زیادہ وقت نہیں ملتا بہت مفید ثابت ہوا ۔

قیمت سات آنہ (۷؍)

معلم الصرف

حصہ چہارم ۔ یہ اسی نادر کتاب کا چوتھا حصہ ہے اس میں مذہبی تعلیم اور مصادر عربیہ کا قابل قدر ذخیرہ بھی جمع کر دیا گیا ہے

قیمت پانچ آنہ (۵؍)

معلم النحو

عربی علم نحو کے ضروری مسائل کو دلنشین اور آسان طریقے سے اس رسالے میں جمع کر دیا گیا ہے ۔ یہ بھی معلم الصرف کے مصنف کی تصنیف ہے اس سلسلہ کی خوبیاں ملاحظہ سے معلوم ہوں گی ۔

مرقاۃ العربیہ

ایک عرصے سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیئے جو آسان طور پر کم سے کم وقت میں طالب علم کو عربی لکھنے اور سمجھنے کے قابل بنا دے ۔ الحمد للہ کہ مولانا مولوی عبد الہادی خاں صاحب (مولوی فاضل و منشی فاضل) نے اس ضرورت کو پورا کر دیا اور ایک کتاب "مرقات العربیہ" کے نام سے تالیف کی جس کے اب تک تین حصے شائع ہو چکے ہیں ۔ اس کتاب کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ صرف و نحو ادب و ترجمہ چاروں کو خوش اسلوبی سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور ہر نئے مسئلے کے لئے الگ عنوان قائم کر کے مثالوں سے ذہن نشین کیا ہے ۔ غرض کتاب کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ قیمت حصہ اول ۶؍ حصہ دوم ۸؍ حصہ سوم ۱۰؍

علم الصرف

یہ کتاب بھی مولوی عبد الہادی خاں صاحب مولوی فاضل ہی کی تصنیف ہے جنکی مرقاۃ العربیہ مقبول ہو چکی ہے ۔ فاضل مصنف نے صرف کے مسائل بہت ہی آسان طریقہ سے بیان کئے ہیں ۔ تاکہ کم استعداد آدمی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں ۔ زیادہ تعریف کی حاجت نہیں ۔ مصنف کا نام ہی کافی ہے ۔ صفحات ۲۰۸ سائز ۲۲×۱۸/۸

قیمت ایک روپیہ (عہ؍)

کتب خانہ عزیزیہ دہلی

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قابل اطمینان اور مناسب قیمت پر ملیں تو آپ کو جس کتاب کی ضرورت ہو کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی سے طلب فرمائیے۔ ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کے قرآن مجید مترجم وغیر مترجم حمائلیں، اردو، عربی، فارسی کی ہر قسم کی کتابیں، مطبوعات مصر۔ بیروت، شام، استنبول۔ دہلی۔ کانپور، آگرہ، دیوبند۔ سہارنپور۔ مجتبائی، جامعہ ملیہ دہلی دار المصنفین اعظم گڈھ۔ انجمن ترقی اردو حیدرآباد دکن۔ تاج کمپنی لاہور وغیرہ برائے فروخت مہیا کی جاتی ہیں۔ اور فرمائشیں نہایت احتیاط سے روانہ کی جاتی ہیں +

انشاء اللہ ایک مرتبہ کی فرمائش سے آپ کو ہمارے کتب خانہ کے حسن معاملہ کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا +

براہِ کرم فرمائش میں اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیے۔ اور اپنے قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام بھی لکھئے +

جملہ فرمائشیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کیجئے

(مولانا) محمد سمیع اللہ مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

کتاب محفوظ ہے لہٰذا کوئی صاحب طبع کا قصد نہ فرمائیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کیلئے

سلسلۂ

تعلیم الاسلام

کا

تیسرا نمبر (۳)

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

شاہجہانپوری ثم الدہلوی صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

حسب فرمائش

جناب مولانا محمد سمیع اللہ صاحب خویش حضرت مفتی صاحب، مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

مجلد کاغذ چکنا ۴ر — ملنے کا پتہ: کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی — کاغذ رف ۳ر

عرضِ حال

حامداً و مصلیاً

ناظرین کرام! سلسلہ تعلیم الاسلام کا یہ تیسرا نمبر ہے اسکے دوسرے حصے میں آپ چند عنوان ایسے دیکھیں گے "وضو کے باقی مسائل" وغیرہ ان عنوانوں کے ذیل میں وہ مسائل بیان کئے گئے ہیں جو دوسرے نمبر میں نہیں آئے تھے لیکن لفظ باقی مسائل کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس عنوان کے تمام باقی مسائل نمبر ۳ میں آگئے بلکہ بچوں کی طاقت کا لحاظ کرکے کچھ مسئلے دوسرے نمبر میں بیان کئے اور پھر اس تیسرے نمبر میں کچھ اضافہ کیا اسکے بعد بھی بہت سے مسائل رہ گئے جو بڑی کتابوں میں لکھے جاسکتے ہیں بچوں کی طاقت اور ان کی سمجھ اور استعداد کی رعایت ملحوظ رکھ کر وہ مسئلے بیان نہیں کئے جو ترتیب کے لحاظ سے بیان ہونے چاہیئے تھے۔ مثلاً حیض۔ نفاس۔ جنابت۔ احتلام وطی وغیرہ کے مسئلے ایسے مسائل خدا نے چاہا تو پانچویں یا چھٹے نمبر میں بیان کردیئے جائیں گے مضامین اور مسائل کی ترتیب میں بچوں کی حالت کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے اور حتی الامکان عبارت کو نہایت صاف اور سلجھے ہوئے طریقے پر سمجھانے کی کوشش کیگئی ہے اور نہایت ضروری باتوں کو مقدم سمجھا گیا ہے۔ عقائد کا حصہ بچوں کو اچھی طرح سمجھا کر پڑھایا جاوے اور یاد کرادیں تو اور بھی زیادہ مفید ہوگا۔

دہلی   خاکسار   محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

شاہجہانپوری ثم الدہلوی

مقبولِ عام کتابیں

وعظ کی کتب کے شائقین حضرات کیلئے ایک بے مثل سلسلہ مؤلفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب واعظ دہلوی

احسن المواعظ آٹھ وعظوں کا مجموعہ۔ نور محمدی کا بیان۔ حضور کا تشریف لانا اور عرب کی اصلاح فرمانا۔ کلمۂ طیبہ کا ذکر اور اسکے فضائل۔ نماز اور اسکی فضیلت۔ دعا اور اسکی مقبولیت کے شرائط اور فضائل۔ ذکر الٰہی و شکر الٰہی کا بیان۔ علم کی فضیلت۔ عشق حقیقی و مجازی کا ذکر۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عمہ)

افضل المواعظ میں بھی آٹھ حسب ذیل وعظ ہیں۔ رضاعت کا بیان۔ نبوت کا بیان معراج کا بیان۔ ہجرت نبوی کا بیان۔ اخلاق نبوی کا بیان۔ معجزات کا بیان وفات نبوی کا بیان۔ شفاعت نبوی کا ذکر۔ قیمت (عہ) ایک روپیہ چار آنہ

اکرم المواعظ یہ سات وعظ کا مجموعہ ہے۔ توحید کے بیان میں۔ رسالت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان۔ ترک دنیا کا بیان۔ موت کا تذکرہ۔ خلفاء راشدین کی وفات کا ذکر حضرت جرجیس کا واقعہ۔ عشق فانی اور عشق باقی کا ذکر۔ قیمت (عہ) ایک روپیہ چار آنہ۔

جملہ فرمائشیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کیجئے

مولنا محمد سمیع اللہ مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

تعلیم الاسلام نمبر۳ کا پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

توحید

س- توحید کے کیا معنے ہیں؟

ج- دِل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں!

س- خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

ج- اوّل تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے- اور اسی وجہ سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند اور حکیم اور فلسفی ہُوئے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں- دُوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے- اُس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں!

س- کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

ج - ہاں - قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دیگئی ہے بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی - لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اول بدل) کر ڈالی - اور توحید کے خلاف باتیں داخل کر دیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا - اس کی اصلاح کے لئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچی اور خالص توحید کی تعلیم دی!

س - قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟

ج - تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے چند آیتیں یہ ہیں - وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (سورہ بقرہ - ع ۱۹) یعنی تمہارا معبود ایک اللہ ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے!

دوسری آیت یہ ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ - (آل عمران - ع ۲) یعنی خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں - وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں - وہ غالب حکمت والا ہے -

اسی طرح اور بیشمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ تو کہہ کہ اللہ ایک ہے!

س - خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

ج۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے۔ اسکو اسم ذات اور اسم ذاتی بھی کہتے ہیں!

س۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو جیسے خالق ۔ رازق وغیرہ کیا کہتے ہیں؟

ج۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں!

س۔ صفاتی نام کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا۔ اور ہمیشہ رہنا۔ عالم یعنی ہر چیز کو جاننے والا ہونا۔ قادر یعنی ہر چیز پر اسکی طاقت اور قدرت ہونا۔ حَیّ یعنی زندہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صفت کو ظاہر کرے اُس کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہے جو صرف اسکی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے۔ لکھنا بھی جانتا ہے۔ قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے۔ اور ان صفتوں کے لحاظ سے اُسے عالم ۔ منشی ۔ حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اُس کا ذاتی نام ہے۔ اور عالم ۔ منشی ۔ حافظ صفاتی نام کہلائیں گے کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونیکی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم ذات۔ اور خالق ۔ قادر ۔ عالم ۔ مالک وغیرہ اُس کے صفاتی نام ہیں!

س۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام تو ایک لفظ اللہ ہے اسکے صفاتی نام کتنے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (اعراف ع ۲۲) یعنے خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو انہیں

ناموں سے اُسے پکارا کرو۔

اور حدیث شریف میں ہے اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدًا (بخاری) بیشک اللہ تعالٰی کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں!

ملائکہ، فرشتے

س۔ مقرب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

ج۔ چار مقرب فرشتے جن کے نام تم تعلیم الاسلام نمبر (۲) میں پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں۔ ان کے سوا اور فرشتے بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں۔ کوئی زیادہ مقرب ہیں کوئی کم!

س۔ فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

ج۔ تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالٰی نے فرشتوں کے متعلق کئے ہوئے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالٰی کے حکم کے موافق پورا کرتے رہتے ہیں!

س۔ فرشتوں کے کچھ نام بتاؤ؟

ج۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالٰی کے احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسولؐ کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالٰی نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے ذریعے بھیجا!

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے

انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں، بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں تالابوں نہروں پر مقرر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ انکے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:۔

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرے بُرے کام لکھتا ہے ان فرشتوں کو کراماً کاتبینؒ کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے انسان کی آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت کرنے پر مقرر ہیں بچوں بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

(۴) کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دُنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو۔ وعظ ہوتا ہو، قرآن مجید پڑھا جاتا ہو، درود شریف پڑھا جاتا ہو، دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں اس نیک کام میں شریک ہوں۔ انکی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

ؒ کراماً کاتبین عربی لفظ ہے۔ اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اس طرح بولا جاتا ہے لیکن چونکہ اردو میں اسی طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے اسلئے ہم نے اسی طرح لکھدیا ہے ورنہ کاتبین کرام لکھنا چاہیئے تھا ۱۲۔

دُنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں ان کی صبح و شام تبدیلی بھی ہوتی ہے صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جنت کے انتظاموں اور اُس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

(۶) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عرش کے اٹھانے والے ہیں۔

(۸) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

س۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

ج۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں!

خدا تعالیٰ کی کتابیں

س۔ توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

ج۔ ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ (مائدہ ع ۷) یعنی بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے۔

زبور کے بارے میں فرمایا:۔ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ (نساء ع ۲۳) یعنی اور ہم نے داؤد کو زبور دی

انجیل کے بارے میں فرمایا وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ

(حدید ع ۴) یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

س۔ اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو کیسا ہے؟

ج۔ ایسا شخص کافر ہے کیونکہ ان کتابوں کا خدا تعالیٰ کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا۔ اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے!

س۔ تو کیا یہ توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں۔ وہی اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟

ج۔ نہیں کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے اُدل بدل کر دیا ہے۔ اس لئے موجودہ توریت، زبور، انجیل، وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف (اُدل بدل) ہوئی ہے اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہ رکھنا چاہیئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں!

س۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اُترے تھے؟

ج۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى میں موجود ہے!

س۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا خدا تعالیٰ کا کلام ہے؟

ج۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالےٰ کا کلام بھی ہے۔ قرآن مجید میں اِسکو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

س۔ توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید میں افضل کونسی کتاب ہے؟

ج۔ قرآن مجید سب سے افضل ہے!

س۔ قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

ج۔ بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:۔

اوّل یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ محفوظ ہے۔ اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) معجز ہے۔ یعنی ایسے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے۔ اس لئے اسکے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی نازل ہوئیں۔ اور قرآن مجید تیئیس ۲۳ برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا ہے، آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بہ سینہ حفاظت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سینہ بہ سینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کبھی

وقت یہ موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں یا اُسے دُنیا سے ناپید کر دیں اور نہ خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹی یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دُنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ اس لئے قرآن مجید نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور آسمانی کتاب کی حاجت نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا کے لئے عام کر دی گئی +

رسالت

س۔ تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟

ج۔ مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں:۔ حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت شیث علیہ السلام۔ حضرت ادریس علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ حضرت الیاس علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام۔ حضرت لوط علیہ السلام۔ حضرت صالح علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام۔ حضرت شعیب علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

ج۔ حضور خاندان قریش میں سے ہیں۔ عرب کے تمام خاندانوں میں خاندان قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا۔ خاندان قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندان قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی۔ جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضور اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے اسی وجہ سے حضور کو ہاشمی بھی کہتے ہیں!

س۔ ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

ج۔ حضور کے پردادا کا نام ہاشم ہے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضور کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں!

س۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

ج۔ حضور کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی!

س۔ وحی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضور پر اُتارنا شروع کیا!

س۔ وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضور زندہ رہے؟

ج۔ تئیس ۲۳ برس۔ تیرہ سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں!

س۔ مدینہ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے؟
ج۔ جب حضورؐ نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور انہیں فرمایا کہ بت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ۔ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔ کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انہوں نے حضورؐ کو تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں۔ حضور انورؐ انکی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام پہنچاتے رہے مگر جب انکی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے ملکر حضورؐ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضور انورؐ خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے۔ مدینہ منورہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضورؐ کے مدینہ میں تشریف لانیکے نہایت مشتاق تھے۔ جب حضور انورؐ مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضورؐ کی اور حضورؐ کے ہمراہیوں کی اپنی جان اور مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضورؐ کے مدینہ منورہ میں تشریف لیجانیکی خبر سنکر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔ اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے مہاجرین کہتے ہیں۔ اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی انہیں انصاری کہتے ہیں۔

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟
ج۔ دعوائے نبوت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچا۔ پاکباز۔ امانت دار

شخص سمجھتے تھے۔ محمدؐ امین کہکر پکارتے تھے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ آپ انکے نزدیک نہایت درجہ کے معتبر سچے آدمی تھے۔ اور تمام لوگ آپکی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے۔

س۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

ج۔ اوّل یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضورؐ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہ میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ع ۱) یعنے آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری کردی۔ اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کردی اور اسلام ہر طرح کامل مکمل دین ہوگیا۔ اس لئے حضورؐ کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہ رہی۔

س۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

ج۔ حضورؐ کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضورؐ نے بھی فرمایا ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہ میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور ظاہر ہے کہ اولاد

آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل اور ان کے سردار ہوئے +

صحابۂ کرام کا بیان

س۔ صحابی کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جس نے ایمان کی حالت میں حضورؐ کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو۔ اور ایمان کے اوپر اسکی وفات ہوئی ہو !

س۔ صحابی کتنے ہیں ؟

ج۔ ہزاروں ہیں جو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوئے اور اسلام پر انکا انتقال ہوا

س۔ سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ ؟

ج۔ صحابہ کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ باقی امت سے افضل ہیں !

س۔ صحابہ میں سب سے افضل صحابی کون ہیں ؟

ج۔ تمام صحابہ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں۔ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام امت سے افضل ہیں۔ دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام اُمت سے افضل ہیں۔ تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں۔ یہی چاروں بزرگ حضور رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ سلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہُوئے !

س۔ خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے ؟

ج۔ حضور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لیجانیکے بعد دین کا

کام سنبھالے اور جو انتظامات حضورؐ فرماتے تھے انہیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا اسے خلیفہ کہتے ہیں۔ خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں۔ حضورؐ کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابو بکرؓ صدیق حضورؐ کے قائم مقام بنائے گئے۔ اسلئے یہ خلیفہ اول ہیں۔ انکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عثمانؓ تیسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے۔ ان چاروں کو خلفائے اربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں ✣

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

س۔ ولی کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلعم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے خدا اور رسُول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مقرب اور پیارا ہو جاتا ہے اس کو ولی کہتے ہیں!

س۔ ولی کی پہچان کیا ہے؟

ج۔ ولی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان متقی پرہیزگار ہو۔ کثرت سے عبادت کرتا ہو۔ خدا اور رسول کی محبت اس پر غالب ہو۔ دنیا کی حرص نہ ہو۔ آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو۔

س۔ کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

ج۔ ہاں تمام صحابی خدا کے ولی تھے۔ کیونکہ حضور رسُولِ کریمؐ کی صحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں خدا اور رسُول کی محبت غالب تھی دنیا سے

محبت نہیں رکھتے تھے۔ کثرت سے عبادت کرتے تھے۔ گناہوں سے بچتے تھے۔ خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے!

س۔ کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

ج۔ ہرگز نہیں۔ صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا

س۔ ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبہ کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبے والا ہو سکتا ہے؟

ج۔ نہیں۔ صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے اسلئے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھکر نہیں ہو سکتا!

س۔ بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے۔ یا داڑھی منڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

ج۔ بالکل غلط ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا!

س۔ کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ انہیں معاف ہو جائیں؟

ج۔ جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہو اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو۔ کوئی عبادت معاف نہیں ہوئی اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔ جو لوگ ہوش و حواس اور استطاعت درست ہونیکی حالت میں عبادت نہ کریں۔ خلاف شرع کام کریں۔ اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں۔ ہرگز ولی نہیں ہو سکتے +

معجزہ اور کرامت کا بیان

س۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے ہاتھ سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں!

س۔ پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھائے؟

ج۔ پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بیشمار معجزے دکھلائے ہیں۔ چند مشہور معجزے یہ ہیں:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اسکی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہو جاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے اور وہ مع اپنے ہمراہیوں کے ان راستوں سے دریا پار اتر گئے۔ جب فرعون کا لشکر اُن راستوں میں گزر جانیکے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادر زاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے مٹی کی چڑیاں بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریبًا ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گزر گیا لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ

کے مثل بھی نہ بنا سکے۔ اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے بتلانے سے بہت سی آنے والی باتوں کی اُن کے ہونے سے پہلے خبر دی۔ اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور کا یہ ہے کہ حضور کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔

اِس کے علاوہ حضور سرورِ عالم کے سینکڑوں معجزے ہیں۔ جن کا بیان تعلیم الاسلام کے اگلے نمبروں میں آئے گا۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ

س۔ معراج کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے ہیں براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے اِسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے اسی کو معراج کہتے ہیں!

س۔ شق القمر سے کیا مراد ہے؟

ج۔ شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفار مکہ نے حضور رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لئے۔ پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا!

س۔ کرامت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی انکے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں۔ نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

س۔ معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

ج۔ جو شخص نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہو اور اسکے ہاتھ سے کوئی خلافِ عادت اور مشکل بات ظاہر ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں اور جو شخص پیغمبری کا دعویٰ نہ کرتا ہو لیکن متقی پرہیزگار ہو اسکے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں اور اسکے ہاتھ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر خلاف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اسے اِستدراج کہتے ہیں!

س۔ کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

ج۔ نہیں یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو، ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو

س۔ بعضے خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ انہیں کیا سمجھنا چاہیئے؟

ج۔ ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں، اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا اِستدراج ہے۔ کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی ایسے لوگونکو ولی سمجھنا اور ان کی خلافِ عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکہ ہے۔

تعلیم الاسلام نمبر (۳) کا دُوسرا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وضو کے باقی مسائل

س۔ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ بعض علمانے تو ایسے شخص کو جو بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہدیا ہے!

س۔ نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہی؟

ج۔ قرآن مجید کی یہ آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (مائدہ ع ۲) یعنی اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لو اور اپنے سروں پر مسح کر لو۔ اور گٹوں تک پاؤں دھو ڈالو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (ترمذی) یعنی نماز کی کنجی (یعنی شرط) طہارت (پاکی) ہی!

فرائض وضو کے باقی مسائل

س۔ دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟

ج۔ اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں۔ دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے۔ مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیر لیا یا اسقدر تھوڑا پانی منہ پر ڈالا کہ وہ بہ کر منہ پر ہی رہ گیا ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اس نے منہ دھویا اور وضو صحیح نہ ہوگا۔

س۔ جن اعضا کا دھونا وضو میں فرض ہے انہیں کتنی مرتبہ دھونیسے فرض ادا ہوگا؟

ج۔ ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے!

س۔ کہاں سے کہاں تک منہ دھونا فرض ہے؟

ج۔ پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا فرض ہے!

س۔ جن اعضا کا دھونا فرض ہے۔ ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں؟

ج۔ اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا!

س۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں فرض ہے اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو۔ جس کا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے!

س۔ مسح کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ہاتھ کو پانی سے تر کر کے (بھگو کر) کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں!

س۔ سر پر مسح کرنے کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

ج۔ نیا پانی لینا بہتر ہے، لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کرلے تو وہ بھی کافی ہے مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کرلیا تو پھر دوسری جگہ اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی، کسی دوسرے دھلے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے لے کر تر کرلیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں!

س۔ اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور سوکھا ہاتھ پھیر لیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہو گیا یا نہیں؟

ج۔ ادا ہو گیا!

س۔ وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصّہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ آنکھوں کے اندر کا حصّہ، ناک کے اندر کا حصّہ۔ منہ کے اندر کا حصّہ دھونا فرض نہیں ہے!

س۔ وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخون کترو لئے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخونوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں!

س۔ اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصّہ باقی ہو تو باقی حصّے کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے!

سنن وضو کے باقی مسائل

س۔ اگر وضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر وضو کی نیت نہ کی جیسے کہ دریا میں گر گیا۔ یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضاء وضو پر پانی بہ گیا تو وضو ہو جائے گا یعنی اس سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا!

س۔ وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

ج۔ نیت کے معنےٰ ارادہ کرنے کے ہیں۔ جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دُور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لئے وضو کرتا ہوں بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے!

س۔ نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں!

س وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیت کرے؟

ج۔ صرف یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں!

س۔ وضو میں بسم اللہ پُوری پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟

ج۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پوری پڑھنا یا بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ یا بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے!

س۔ مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

ج۔ مسواک کرنا سنت موکدہ ہے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور اس میں بہت فائدے ہیں، مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہیئے جیسے پیلو کی جڑ۔ یا نیم کی لکڑی۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہیئے دھو کر مسواک کرے۔ اور دھو کر رکھے۔ اوّل داہنی طرف کے دانتوں میں پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہیئے۔ تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ

نیا پانی لینا چاہیئے!

س۔ غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

ج۔ وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سنت ہے۔ لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہیئے۔ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہیئے!

س۔ ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ داہنے ہاتھ میں پانی لیکر ناک سے لگائے اور سانس کے ذریعہ سے پانی ناک میں چڑھائے۔ لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے، روزہ دار کو چاہیئے کہ وُہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے۔ سانس سے نہ کھینچے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنت مؤکدہ ہیں!

س۔ ڈاڑھی کے کس حِصّہ کا خلال سنت ہے؟

ج۔ ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنت ہے اور جو بال کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں اُن سب کا دھونا فرض ہے!

س۔ انگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہیئے؟

ج۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر ہلائے۔ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی اُنگلی) سے کرے۔ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے!

س۔ تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیئے؟

ج۔ دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت گدی تک لیجاؤ۔ اور پھر واپس لوٹاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے!

س۔ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہیئے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ سر کے مسح کے لئے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے۔ اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہیئے اور باہر کان کا مسح انگوٹھے سے کرنا چاہیئے +

مستحبات وضو کے باقی مسائل

س۔ دائیں طرف سے شروع کرنا سنت ہے یا مستحب؟

ج۔ بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے اور بعض نے مستحب بتایا ہے!

س۔ گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟

ج۔ گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا چاہیئے۔ گلے پر مسح کرنا بدعت ہے!

س۔ وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

ج۔ وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سر بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ انگوٹھی یا چھلے کو ہلانا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ زور سے پانی منہ پر نہ مارنا زیادہ پانی نہ بہانا۔ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ

نواقض وضو کے باقی مسائل

س۔ ناپاک چیز بدن سے نکلکر کتنی بہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

ج - کوئی ناپاک چیز بدن سے نکلکر اُس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ تھوڑی سی بھی بہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے!

س - آنکھ میں خون نکلکر آنکھ کے اندر بہا باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

ج - نہیں ٹوٹا۔ کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصّہ نہ وضو میں دھونا فرض ہی نہ غسل میں!

س - اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اُسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا۔ کئی بار ایسا کیا۔ تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

ج - یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہ جانے کے لائق تھا یا نہیں اگر اتنا تھا کہ بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

س - قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

ج - قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

س - اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

ج - اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اسقدر ہی کہ منہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا۔ اور وضو نہیں ٹوٹے گا!

س - بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے۔ اس میں سے خون یا پیپ کا دھبّہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

ج - اگر خون یا پیپ نکلکر بہنے کے لائق نہیں ہے کپڑا لگنے سے دھبّہ آجاتا ہی تو وہ کپڑا پاک ہے۔ لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہی!

س - قے اگر منہ بھر کے نہ ہو تو وہ ناپاک ہی یا نہیں؟

ج۔ نہیں!

س۔ جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا۔ اور بھر گئی یا مچھر، پسو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج۔ جونک کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے۔ کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکلکر اسکے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہ جاتا۔ اور مچھر، پسو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا!

س۔ کس نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج۔ کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سو نے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسے سجدے میں سو گیا یا قعدہ میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

س۔ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اُس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج۔ ہاں انبیا علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ یہ انکی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی!

س۔ کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اسکی آواز دوسرے پاس والے لوگ سُن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں

(۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو۔ کیونکہ نابالغ کے قہقہے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۲) جاگتے میں ہنسے۔ پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو

نہیں ٹوٹے گا (۳) جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدے والی نماز ہو پس نماز جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا!

س۔ کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج۔ اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا!

غسل کے باقی مسائل

س۔ غسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ فرض۔ سنت۔ مستحب۔

س۔ غسل فرض کتنے ہیں؟

ج۔ چھ ہیں۔ اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے نمبر میں آئیگا!

س۔ غسل سنت کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج۔ چار ہیں۔ اور وہ چاروں یہ ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ حج کا احرام[1] باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔ عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا!

س۔ غسل مستحب کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج۔ غسل مستحب بہت ہیں۔ جن میں سے چند غسل یہ ہیں۔ شعبان کے مہینے کی پندرھویں رات میں جسے شب برات کہتے ہیں غسل کرنا۔ عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد آنے والی رات میں سورج گرہن چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ نماز استسقا کے لئے غسل کرنا۔ مکہ معظمہ یا مدینہ

[1] لفظ احرام اور عرفات اور وقوف اور عرفہ کے معنے حج کے بیان میں تمہیں معلوم ہو جائیں گے ۱۲

منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔ میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کرلینا۔ کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا!

س۔ اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگالے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور تمام بدن پر پانی بہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

ج۔ ہاں ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کرلے اور ناک میں پانی ڈال لے!

س۔ غسل کی حالت میں قبلے کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے۔ اور ستر چھپا ہو تو مضائقہ نہیں!

س۔ ستر کھولکر غسل کرنا کیسا ہے؟

ج۔ غسلخانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے!

س۔ غسل میں مکروہ کتنے ہیں؟

ج۔ پانی زیادہ بہانا۔ ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا۔ یا قبلے کیطرف منہ کرنا۔ سنت کے خلاف غسل کرنا!

س۔ اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا۔ پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں!

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

س۔ مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

ج۔ جو وقت سے وضو ٹوٹا ہے۔ اُسوقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن

تین رات مسح جائز ہے۔ مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹا تو یہ شخص اگر مقیم ہو تو ہفتہ کی ظہر کے وقت تک مسح کر سکتا ہے۔ اور مسافر ہے تو پیر کے دن کی ظہر تک مسح کر سکتا ہے!

س۔ مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اُنسے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے اور موزے اُتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے کے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے!

س۔ اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدت مسح کی پوری ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے۔ اور پورا وضو کر لینا مستحب ہے!

س۔ اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا اور ایک دن ایک رات کے بعد گھر آ گیا تو کیا کرے؟

ج۔ موزے اتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے!

س۔ اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

ج۔ اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے!

س۔ اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہو تو اسے جمع کر کے دیکھو اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے۔ اور

دونوں موزے پھٹے ہوں اور دونوں کی پھٹن تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے +

نجاست حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل

س۔ چمڑے کی چیزیں جیسے موزے۔ جوتی۔ بستر بند وغیرہ اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں ؟

ج۔ زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے !

س۔ اگر انہیں چیزوں میں پیشاب۔ شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کیجائیں ؟

ج۔ پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دُور کردے دھوکر پاک ہوں گی۔ یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہونگی۔ بلکہ دھونا ضروری ہے !

س۔ چاقو۔ چھری۔ تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے۔ المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہو جائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں ؟

ج۔ لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں زنگ نہ ہو اور چاندی سونے تانبے۔ المونیم۔ پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشہ کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن یہ تمام چیزیں جب کہ صاف اور نقشی نہ ہوں ایسی طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں !

س۔ نقشی ہونے سے کیا مراد ہے ؟

ج - یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش نہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے نقش میں اگر ڈرنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانیکا احتمال ہو ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنیسے پاک ہو جائیں گی!

س - زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہو گی؟

ج - زمین جب خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر و رنگ۔ بو۔ مزہ، جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے!

س - مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کیجائے؟

ج - اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہو جانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

س - جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جاسکتیں مثلاً تانبے کے برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدے۔ تو ان کو پاک کرنیکے لئے کس طرح دھویا جائے؟

ج - ایسی چیزیں جنکو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہو۔ انکے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دو۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ تو تیسری بار دھو ڈالو۔ پاک ہو جائینگی مگر دھونے میں جسقدر ملنا ممکن ہو۔ اسقدر ملنا ضروری ہے تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہو جائے!

س - مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

ج - مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور انکے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال وجواب میں لکھا گیا!

س۔ نجس چیز مثلاً گوبر جلکر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

ج۔ ناپاک چیز جب جلکر راکھ ہو جائے تو راکھ پاک ہے!

س۔ گھی میں چوہا مرگیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو۔ باقی گھی پاک ہے۔ اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے!

س۔ ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟

ج۔ ناپاک گھی یا تیل میں اسکے برابر پانی ڈالکر جوش دو پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آجائے اُسے اتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا ؁

استنجے کے باقی مسائل

س۔ استنجے کی کون کونسی صورتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹ کر کے استنجا کرنا۔ ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو۔ مکروہ ہے!

س۔ پاخانہ یا پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تالاب یا نہر یا کنوئیں کے اندر یا ان کے کنارے پر پاخانہ پیشاب کرنا۔ مسجد کی دیوار کے پاس۔ یا قبرستان میں پاخانہ پیشاب کرنا۔ چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنا۔ نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پاخانہ پیشاب کرنا۔ وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا۔ یہ تمام باتیں مکروہ ہیں ؁

پانی کے باقی مسائل

س ۔ دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ جائز ہے ۔ لیکن بہتر نہیں !

س ۔ وضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے اگر بدن پر نجاست حقیقیہ نہ ہو تو وہ مستعمل پانی کہلاتا ہے۔ مستعمل پانی غیر مستعمل میں ملجائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل سے کم رہے اس وقت تک اس سے وضو اور غسل جائز ہے ۔ اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر اس سے وضو اور غسل ناجائز ہے !

س ۔ اگر پانی میں کوئی پاک چیز ملجائے ۔ مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدلجانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے ہاں جب تینوں وصف بدلجائیں اور پانی گاڑھا ہو جائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے ؟

س ۔ اگر تالاب یا حوض شرعی گز سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں

ج ۔ ہاں وہ جاری پانی کے حکم میں ہے !

س ۔ اگر حوض کا کھلا ہوا منہ شرعی مقدار سے کم ہے ۔ لیکن نیچے کا حصہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں ؟

ج ۔ اگر حوض دس گز لمبا دس گز چوڑا ہے ۔ لیکن اس کے چاروں طرف یا

کسی ایک دو طرف سے اس کا منہ چھپا دیا ہے تو جس چیز سے چھپایا ہے اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہو تو وہ حوض ٹھیک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہو تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے!

خلاصہ یہ کہ پانی کا اتنا حصہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو۔ یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو۔ اسکی مقدار شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہیے۔ اگر کھلا ہوا حصہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں +

کنوئیں کے باقی مسائل

س۔ اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ۔ بکری بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا!

س۔ اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر اس کافر کو کنوئیں میں اُترنے سے پہلے نہلا دیا جائے۔ اور پاک کپڑا ستر پر باندھ کر کنوئیں میں اُترے تو کنواں پاک ہے اور اگر اترنے سے پہلے نہیں نہایا اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے!

س۔ اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

ج۔ جبکہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہو۔ یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے۔ درمیانی ڈول وہ ہو جسمیں اسّی انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو!

یہاں تک تعلیم الاسلام نمبر ۲ میں آئے ہوئے مسائل پر اضافہ تھا۔ اب ان سے آگے کے مسائل شروع ہوتے ہیں۔

تیمُّم کا بیان

س۔ تیمُّم کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں !

س۔ تیمم کب جائز ہوتا ہے ؟

ج۔ جب پانی نہ ملے۔ یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمُّم کرنا جائز ہوتا ہے!

س۔ پانی نہ مِلنے کی کیا کیا صورتیں ہیں ؟

ج۔ جب پانی ایک میل دُور ہو۔ یا کسی دشمن کے خوف کے پانی نہ لے سکتا ہو مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالیگا یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہو گی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسّی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اُٹھ کر اسے لے نہیں سکتا اور دوسرا آدمی موجود نہیں۔ یہ سب

صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں!

س۔ بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

ج۔ جبکہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہو جائے یا کسی پکے حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائیگا تو تیمم درست ہو!

س۔ پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہو ذرا کھول کر بیان کرو؟

ج۔ جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے۔

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں تیمم کر لینا جائز ہے!

س۔ تیمم میں فرض کتنے ہیں

ج۔ تین فرض ہیں۔ اوّل نیت کرنا۔ دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔ تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں کو کہنیوں سمیت ملنا!

س۔ تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

ج۔ اوّل نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کیلئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے۔ زیادہ مٹی لگجائے تو منہ سے پھونک دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔ ایک بال برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہو گا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھکر کھینچتا ہوا کہنی تک لیجائے

اس طرح لیجانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرے پھر انگلیوں کا خلال کرے۔ اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہو!

س۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے؟ یا صرف وضو کا؟

ج۔ دونوں کا تیمم جائز ہے!

س۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

ج۔ پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چونا اور مٹی کے کچّے یا پکّے برتن جن پر روغن نہو اور مٹی کی کچّی یا پکّی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے بھی تیمم کرنا جائز ہے!

س۔ کن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے؟

ج۔ لکڑی۔ لوہا۔ سونا۔ چاندی۔ تانبہ۔ پیتل۔ المونیم۔ شیشہ۔ رانگ۔ جست گیہوں۔ جو۔ اور تمام غلّے۔ کپڑا۔ راکھ۔ ان تمام چیزوں پر ناجائز ہی۔ یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جلکر راکھ ہو جاتی ہیں انپر تیمم ناجائز ہے!

س۔ پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

ج۔ جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے انپر غبار ہونیکی شرط نہیں ہی پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے!

س۔ جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائیگا یا نہیں؟

ج۔ ہاں جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر

کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے!

س۔ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز نہیں ہے!

س۔ نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ اگر پانی نہ ملنے کیوجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ نماز ہو گئی۔ اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد!

س۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں غسل کا تیمم صرف حدث اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کیوجہ سے تیمم کیا تھا تو وہ تیمم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر کسی عذر مثلاً مرض وغیرہ کیوجہ سے تیمم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے!

س۔ ایک وقت کی نماز کیلئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور جنازے کی نماز اور سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں!

س۔ تیمم کی مدت کیا ہے؟

ج۔ جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے۔ اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں +

نماز کی دوسری شرط (کپڑے پاک ہونے) کا بیان

س۔ کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو کپڑے کہ نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں۔ جیسے کرتہ۔ پائجامہ ٹوپی۔ عمامہ۔ اچکن وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یعنی ان میں سے کسی پر نجاست غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہونچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے پس اگر نجاست غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہو گی!

س۔ اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہو مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا۔ دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائیگی یا نہیں؟

ج۔ جو کپڑا کہ نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنیسے وہ بھی حرکت کرے ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز ہو گی کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا +

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان!

س۔ جگہ پاک ہونے سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے!

س۔ جس چیز پر نماز پڑھی جائے۔ اگر اس کی دُوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا پکی ہوئی اینٹوں یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھو۔ اور اس کا وہ رُخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائیگی دوسرا رُخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں!

اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی!

س۔ اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک اور نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں تہ کپڑے کی سلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے!

س۔ ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جبکہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے!

س۔ اگر نماز کی جگہ پاک ہے۔ لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے۔ اس کی بو نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

ج۔ نماز ہو جائے گی۔ لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنی بہتر نہیں۔

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

س۔ ستر چھپانے سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے۔ یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے اور عورت کو سوائے

دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن کا ڈھانکنا فرض ہے۔ اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں۔ لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں ہے!

س۔ اگر ستر کا کوئی حصہ بلا قصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سُبحان ربی العظیم کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہو گی!

س۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں نماز نہ ہو گی!

س۔ اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی!

س۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے مثلاً درختوں کے پتے یا ٹاٹ وغیرہ۔ اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے۔ لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے +

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

س۔ نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا

ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی۔ اور اسکے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی!

س۔ نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

ج۔ دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں۔ انکے علاوہ ایک نماز وتر واجب ہے!

س۔ فرض، واجب، سنت، نفل، کسے کہتے ہیں۔ اور ان میں کیا کیا فرق ہیں؟

ج۔ فرض اُسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو۔ یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ ہاں بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ سُنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو۔ یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ نفل ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو۔ ان کے کرنے میں ثواب ہو اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو اسے مستحب اور مندوب اور تطوّع بھی کہتے ہیں!

س۔ فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ دو قسمیں ہیں۔ فرضِ عین اور فرضِ کفایہ۔ فرض عین اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو۔ اور فرض کفایہ وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اُتر جائے۔ اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں!

س۔ سنت کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج۔ دو قسمیں۔ سنت موکدہ اور سنت غیر موکدہ۔ سنت موکدہ اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے اور سنت غیر موکدہ اسے کہتے ہیں جسے حضورؐ نے اکثر کیا ہو۔ لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو ان سنتوں کے کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے۔ اور چھوڑنے میں گناہ نہیں اِن سنتوں کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں !

س۔ حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے ؟

ج۔ حرام اس کام کو کہتے ہیں۔ جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کو کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہو۔ اور اس کا منکر کافر ہو۔ اور مکروہ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کے چھوڑنے میں ثواب ہے۔ اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی بُرائی ہے !

س۔ مباح کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ مباح اس کام کو کہتے ہیں۔ جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو۔ اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو !

س۔ نماز فجر کا وقت بیان کرو ؟

ج۔ سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹے پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے وہ سفیدی زمین سے

اُٹھکر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہی۔ اسے صبح کاذب کہتے ہیں تھوڑی سی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد دُوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہی جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہُوئی اٹھتی ہے۔ یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبح صادق کہتے ہیں۔ اسی صبح صادق کے نکلنے سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہی۔ اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہا!

س فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ جب اجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر شاید یہ نماز کسی وجہ سے دُرست نہ ہوئی ہو تو سُورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جا سکتی ہو ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہی!

س۔ نماز ظہر کا وقت بیان کرو؟

ج۔ نماز ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے!

س۔ ظہر کا مستحب وقت کیا ہے۔؟

ج۔ گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اوّل وقت پڑھنا مستحب ہی لیکن اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ظہر کی نماز بہرحال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے!

س۔ نماز عصر کا وقت بتاؤ؟

ج۔ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہو جائے تو وہ وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیئے!

س۔ نماز مغرب کا وقت بیان کرو؟

ج۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے!

س۔ شفق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھم کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شفقِ احمر (یعنی سرخ شفق) کہتے ہیں۔ پھر سرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اسے شفقِ ابیض کہتے ہیں پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے۔ اس شفقِ ابیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے

س۔ مغرب کا وقت مستحب کیا ہے؟

ج۔ اوّل وقت مستحب ہے۔ اور بلا عذر دیر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے!

س۔ نماز عشاء کا وقت کیا ہے؟

ج۔ سفید شفق جاتے رہنے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے!

س۔ عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی رات تک مباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے!

س۔ نمازِ وتر کا وقت بتاؤ؟

ج۔ نمازِ وتر کا وقت وہی ہے جو نمازِ عشاء کا ہے۔ لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی۔ گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے!

س۔ وتر کا مستحب وقت بتاؤ؟

ج۔ اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیئے۔

نماز کی چھٹی شرط (استقبالِ قبلہ) کا بیان

س۔ استقبالِ قبلہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف منہ کرنے کو استقبالِ قبلہ کہتے ہیں!

س۔ استقبالِ قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو!

س۔ مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

ج۔ مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے خانہ کعبہ کوٹھے کی شکل کا ایک گھر ہے جو ملک عرب کے شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔ خانہ کعبہ کو کعبۃ اللہ۔ بیت اللہ بیت الحرام بھی کہتے ہیں!

س۔ قبلہ کس طرف ہے؟

ج۔ ہندوستان، برما، بنگال، اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم کی طرف ہے۔ کیونکہ یہ تمام ملک مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں!

س۔ اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اسے ہلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رُخ کر سکتا ہو اور بیمار کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کیطرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

س۔ نیت سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ نیت دِل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں!

س۔ نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

ج۔ نیت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نماز فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نماز فجر پڑھتا ہوں اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت بھی کرنا ضروری ہے!

س۔ نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

ج۔ مستحب ہے اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے!

س۔ نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

ج۔ نماز نفل کی نیت اتنی کافی ہے کہ نماز نفل پڑھتا ہوں۔ نماز سنت اور تراویح کے لئے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے!

اذان کا بیان

س۔ اذان کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ اذان کے معنٰے خبر کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں خاص نمازوں

کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں (اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام نمبر (۱) میں لکھے جا چکے ہیں) !

س۔ اذان فرض ہے یا سنت ؟

ج۔ اذان سنت ہے۔ لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے !

س۔ اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے ؟

ج۔ پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے انکے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں !

س۔ اذان کس وقت کہنی چاہیئے ؟

ج۔ ہر نماز فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہیئے۔ اگر وقت سے پہلے کہدی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے !

س۔ اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے ؟

ج۔ اذان میں سات باتیں مستحب ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا۔ اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا۔ اونچی جگہ پر اذان کہنا۔ بلند آواز سے اذان کہنا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم دوبار کہنا !

س۔ اقامت کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں۔ مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ

دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ ہے!

س۔ اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج۔ اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنت ہے فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں!

س۔ کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت ہیں؟

ج۔ نہیں بلکہ صرف مردوں کے لئے سنت ہیں!

س۔ بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے۔ مگر اس کی عادت کر لینا بُرا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے!

س۔ اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھ لے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں؟

ج۔ محلہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے۔ لیکن کہہ لے تو اچھا ہے!

س۔ مسافر حالتِ سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں حالتِ سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہیئے۔ لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے!

س۔ اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہدے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے۔ لیکن اگر اسکی ناخوشی ہو تو مکروہ ہے!

س۔ اذان کے بعد کتنی دیر ٹھیر کر اقامت کہنی چاہیئے؟

ج۔ مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھیرنا چاہیئے کہ

جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پاخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں۔ اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھیر کر تکبیر کہے!

س۔ اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے۔ اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمے کہتے جائیں۔ جو موذن یا مکبر کہتا ہے مگر حَیَّ عَلَى الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَى الْفَلَاح سُنکر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سُنکر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سُنکر اَقَامَهَا اللّٰہُ وَاَدَامَهَا کہنا چاہیے

س۔ اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

ج۔ اذان کے بعد یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ +

نماز کے ارکان کا بیان

س۔ ارکانِ نماز کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ارکانِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں۔ جو نماز کے اندر فرض ہیں ارکان رُکن کی جمع ہے۔ رکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں!

س۔ نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟

ج۔ چھ چیزیں فرض ہیں۔ اوّل تکبیر تحریمہ کہنا۔ دوسرے قیام (کھڑا ہونا) تیسرے قرأت (یعنی قرآن مجید پڑھنا) چوتھے رکوع کرنا پانچویں دونوں سجدے

چھٹے قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے رکن نہیں ہے!

س۔ تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

ج۔ چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیر تحریمہ کو ارکان نماز کے ساتھ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا

تکبیر تحریمہ کا بیان

س۔ تکبیر تحریمہ سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے۔ اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں!

س۔ فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ کیونکہ تکبیر تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے!

نماز کے پہلے رُکن یعنی قیام کا بیان

س۔ قیام سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔ اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے!

س۔ قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

ج۔ فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر

فرض قرأت پڑھی جا سکے!

س۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے!

س۔ نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

ج۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

نماز کے دوسرے رُکن قرأت کا بیان!

س۔ قرأت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قرأت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں!

س۔ نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

ج۔ کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نماز وتر و سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔

س۔ کیا سورۂ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟

ج۔ فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنت یا نفل) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

س۔ اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ سبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قرأت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قرأت فرض کی مقدار یاد کر لینا فرض اور

واجب کی مقدار واجب ہے اور نہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا!

س۔ قرآن مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہیئے؟

ج۔ امام پر واجب ہے کہ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے!

س۔ کن نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی چاہیئے؟

ج۔ نماز ظہر اور نماز عصر میں امام اور مُنفرِد سب کو اور نماز وتر میں منفرد کو قرأت آہستہ کرنی چاہیئے!

س۔ زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

ج۔ زور سے پڑھنے کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے!

س۔ جن نمازوں میں آواز سے قرأت کیجاتی ہے اُنہیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ جہر کے معنیٰ زور سے پڑھنے کے ہیں!

س۔ جن نمازوں میں آہستہ قرأت کیجاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انہیں سِرّی نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ سِر کے معنیٰ آہستہ پڑھنے کے ہیں!

س۔ اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے!

نماز کے تیسرے۳ رُکن (رکوع) اور چوتھے رُکن (سجدے) کا بیان

س۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

ج۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں!

س۔ رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جُدا رہیں۔ اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے!

س۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟

ج۔ سر سے اشارہ کرے یعنی صرف سر کو ذرا جھکا دینے سے اس کا رکوع ادا ہو جائیگا!

س۔ سجدے سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں!

س۔ اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

ج۔ اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے۔ اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا ہی نہ ہوگا!

س۔ ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

ج۔ دونوں سجدے فرض ہیں!

س۔ اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

ج۔ سجدے کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے!

س۔ پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھیر کر دوسرا سجدہ کرے؟

ج۔ اچھی طرح بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے!

س۔ عیدین یا جمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا

تو جائز ہے یا نہیں ؟

ج - جائز ہے !

نماز کے پانچویں رُکن (قعدہ اخیرہ) کا بیان

س - قعدہ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے ؟

ج - التحیات کے آخری الفاظ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے !

س - قعدہ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے ؟

ج - تمام نمازوں میں - خواہ فرض ہوں یا واجب - سنت ہوں یا نفل قعدہ اخیرہ فرض ہے ۔

واجبات نماز کا بیان

س - واجبات نماز سے کیا مُراد ہے ؟

ج - واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہو اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے - اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے - یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز لوٹانا واجب ہوتی ہے !

س واجبات نماز کتنے ہیں ؟

ج - واجبات نماز چودہ ہیں :-

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں

سورۂ فاتحہ پڑھنا (۳) تیسرے فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ (۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنے رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنے دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا (۸) تعدیلِ ارکان یعنے رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدہ اولیٰ یعنے تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (۱۱) امام کو نماز فجر۔ مغرب۔ عشاء۔ جمعہ۔ عیدین۔ تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ اور ظہر عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا +

نماز کی سنتوں کا بیان

س۔ نماز کی سُنتوں سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ جو چیزیں نماز میں حضور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہُوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہُوئی انہیں سنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے!

س- نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

ج- نماز میں اکیس سنتیں ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال میں کھلی اور قبلہ رُخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا۔ (۷) تعوذ یعنے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الخ پڑھنا (۸) بِسْمِ اللّٰهِ الخ پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے موافق قرأت کرنا یعنے جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدہ آخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا ✣

نماز کے مستحبات کا بیان

س۔ نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

ج۔ نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں اپنا منہ بند رکھنا اور کھلجائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا +

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلو اور پاک کپڑے پہنکر پاک جگہ پر قبلے کیطرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اسکے قریب قریب فاصلہ رہے پھر جو نماز پڑھنی ہے اسکی نیت دل سے کرو مثلاً یہ کہ فجر کی نماز فرض خدا کیواسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں اور انگلیاں کھلی کھلی رہیں۔ اس وقت اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑلو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں

اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا پڑھو۔ پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھکر سورۂ فاتحہ پڑھو جب سورۂ فاتحہ ختم کرلو تو آہستہ سے آمین کہو۔ پھر کوئی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھکر خاموش کھڑے رہو۔ تعوذ اور تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور سورہ کچھ نہ پڑھو قرأت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو۔ جلدی نہ کرو۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ انگلیوں کو کھولکر ان سے گھٹنوں کو پکڑلو پیٹھ کو ایسا سیدھا کرلو کہ اگر اسپر پانی کا پیالہ رکھدیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے۔ سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں پھر رکوع کی تسبیح تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید بھی پڑھ لو (امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھے اور منفرد تسمیع و تحمید دونوں پڑھے) پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ۔ پہلے دونوں گھٹنے۔ پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھو۔ چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سر قبلہ کی طرف رہیں۔ کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ کہنیاں زمین پر مت بچھاؤ۔ سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدہ کی تسبیح کہو۔ پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھاکر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہکر دوسرا سجدہ کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اُٹھو اُٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ۔ پھر گھٹنے اٹھاکر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو) پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھکر بایاں پاؤں بچھاکر اس پر بیٹھ جاؤ۔ سیدھا

پاؤں کھڑا رکھو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سر قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو۔ جب اشہد ان لا الہ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو۔ لا الہ پر انگلی اٹھاؤ اور الا اللہ پر جھکا دو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہو تو درود شریف پڑھو اُس کے بعد دعا پڑھو۔ پھر پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرو داہنی طرف سلام پھیرتے وقت داہنی طرف منہ پھیرو اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف منہ پھیرو۔ داہنے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو۔ اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو۔ اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود نہ پڑھو بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اسکے قاعدے سے اور واجب یا سنت یا نفل ہی تو اسکے قاعدہ سے پُوری کر کے سلام پھیر دو سلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ پڑھو۔ اور یہ دُعا بھی مسنون ہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

تیسرا حصہ تمام ہوا

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر (۳)

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تعلیم الاسلام کا پہلا شعبہ اسلامی عقائد	۳	کنوؤں کے باقی مسائل	۳۶
توحید	۳	تیمم کا بیان	۳۷
خداتعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی نام	۴	نماز کی دوسری شرط کا بیان	۴۱
ملائکہ (فرشتے)	۶	نماز کی تیسری شرط کا بیان	۴۱
خداتعالیٰ کی کتابیں	۸	نماز کی چوتھی شرط کا بیان	۴۲
قرآن مجید کی فضیلتیں	۱۰	نماز کی پانچویں شرط کا بیان	۴۳
رسالت کا بیان	۱۱	فرض، واجب، سنت، نفل کسے کہتے ہیں (فرض و سنت کی قسمیں)	۴۴
صحابہ کرام کا بیان	۱۵	حرام، مکروہ، مباح سے کیا مراد ہے	۴۵
ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان	۱۶	نماز کی چھٹی شرط کا بیان	۴۸
معجزہ اور کرامت کا بیان	۱۸	نماز کی ساتویں شرط کا بیان	۴۹
انبیاء علیہم السلام کے چند معجزے	۱۸	اذان کا بیان	۴۹
معراج اور شق القمر اور کرامت کا بیان	۱۹	نماز کے ارکان کا بیان	۵۲
تعلیم الاسلام کا دوسرا شعبہ وضو کے باقی مسائل	۲۱	تکبیر تحریمہ کا بیان	۵۳
فرائض وضو کے باقی مسائل	۲۲	نماز کے پہلے رکن قیام کا بیان	۵۳
سنن وضو کے باقی مسائل	۲۳	دوسرے رکن قرأت کا بیان	۵۴
مستحبات وضو کے باقی مسائل	۲۶	تیسرے رکن رکوع اور چوتھے رکن سجدہ کا بیان	۵۵
نواقض وضو کے باقی مسائل	۲۶	پانچویں رکن قعدہ اخیرہ کا بیان	۵۷
غسل کے باقی مسائل	۲۹	واجبات نماز کا بیان	۵۷
موزوں پر مسح کے باقی مسائل	۳۰	نماز کی سنتوں کا بیان	۵۸
نجاست حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل	۳۲	نماز کے مستحبات کا بیان	۶۰
استنجے کے باقی مسائل	۳۴	نماز پڑھنے کی پوری ترکیب	۶۰
پانی کے باقی مسائل	۳۵	نماز کے بعد کی دعائیں	۶۸

کتب خانہ عزیزیہ دہلی

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو کتابیں قابل اطمینان اور مناسب قیمت پر ملیں تو آپ کو جس کتاب کی ضرورت ہو کتب خانہ عزیزیہ اُردو بازار جامع مسجد دہلی سے طلب فرمائیے۔ اس کتب خانہ میں ہر قسم کے قرآن مجید مترجم وغیر مترجم حمائلیں۔ اردو۔ عربی۔ فارسی کی ہر قسم کی کتابیں مطبوعات مصر۔ بیروت۔ شام استمبول۔ دہلی۔ کانپور۔ آگرہ۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ مجتبائی، جامعہ ملیہ دہلی دار المصنفین اعظم گڈھ۔ انجمن ترقی اُردو حیدرآباد دکن۔ تاج کمپنی لاہور وغیرہ برائے فروخت مہیا کی جاتی ہیں۔ اور فرمائشیں نہایت احتیاط سے روانہ کی جاتی ہیں ✣

انشاء اللہ ایک مرتبہ کی فرمائش سے آپ کو ہمارے کتب خانہ کے حُسن معاملہ کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا ✣

براہِ کرم فرمائش میں اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمایئے اور اپنے قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام بھی لکھئے ✣

جملہ فرمائشیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کیجئے

(مولانا) محمد سمیع اللہ مالک کتب خانہ عزیزیہ اُردو بازار

جامع مسجد دہلی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

الحمد للہ والمنۃ کہ مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کے لئے

سلسلۂ

تعلیم الاسلام

کا

چوتھا نمبر (۴)

مؤلفہ

حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

شاہجہانپوری ثم الدہلوی صدر مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

حسب فرمائش

جناب مولانا محمد سمیع اللہ صاحب (خویش حضرت مفتی صاحب) مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مالک کتبخانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

فہرست مضامین تعلیم الاسلام نمبر ۴

تعلیم الاسلام نمبر ۴ کا پہلا شعبہ یعنی تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
پہلا شعبہ اسلامی عقائد	۳	معصیت اور گناہ کا بیان	۱۶
توحید	۳	کفر اور شرک کا بیان	۱۷
خدا تعالیٰ کی صفات	۳	شرک فی الصفات کی قسمیں	۱۸
خدا تعالیٰ کی کتابیں	۷	بدعت کا بیان	۱۹
قرآن مجید کے محفوظ رہنے کی دلیلیں	۹	باقی گناہوں کا بیان	۲۰
رسالت	۱۱	توبہ کا بیان	۲۱
حضور پیغمبر خدا صلعم کے ساتھ عقیدے	۱۲	میت کو ثواب پہنچانے کا بیان	۲۲
ایمان اور اعمال صالحہ کا بیان	۱۵		

تعلیم الاسلام ۴ کا دوسرا شعبہ یعنی تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دوسرا شعبہ اسلامی اعمال	۲۳	رمضان شریف کے روزوں کا بیان	
قرأت کے چند احکام کا بیان	۲۳	چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان	
جماعت اور امامت کا بیان	۲۵	نیت کا بیان	
جماعت کے فائدے	۲۵	روزے کے مستحبات کا بیان	
مفسدات نماز کا بیان	۲۸	روزے کے مکروہات کا بیان	
مکروہات نماز کا بیان	۲۹	روزے کے مفسدات کا بیان	
نماز وتر کا بیان	۳۱	روزے کی قضا کا بیان	
سنت اور نفل نمازوں کا بیان	۳۲	روزے کے فدیہ کا بیان	
نماز تراویح کا بیان	۳۳	کفارے کا بیان	
نمازوں کے قضا پڑھنے کا بیان	۳۵	اعتکاف کا بیان	
مدرک۔ مسبوق۔ لاحق کا بیان	۳۷	مستحبات اعتکاف کا بیان	
سجدۂ سہو کا بیان	۳۹	اوقات اعتکاف کا بیان	
سجدۂ تلاوت کا بیان	۴۲	اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں	
بیمار کی نماز کا بیان	۴۳	مکروہات و مفسدات اعتکاف کا بیان	
مسافر کی نماز کا بیان	۴۴	نذر یعنی منت ماننے کا بیان	
جمعہ کی نماز کا بیان	۴۷	اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان	
نماز عیدین کا بیان	۴۹	مال زکوٰۃ اور نصاب کا بیان	
جنازے کی نماز کا بیان	۵۹	زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان	
اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان	۶۲	زکوٰۃ کے مصارف کا بیان	
		صدقۂ فطر کا بیان	

تعلیم الاسلام نمبر (۴) کا پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

توحید

س۔ لفظ اللہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ اللہ اس ذات (خدا تعالےٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ اس میں موجود ہیں!

س۔ واجب الوجود کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اُس کا عدم (نیستی) محال ہو۔

جو واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اُس کی ابتدا ہوگی نہ انتہا۔ اور کسی وقت اس کی نیستی نہ ہو سکے گی۔ اور وہ خود بخود موجود ہوگا کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہو اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے بموجب اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہی اکیلے

سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔

س۔ صفاتِ کمالیہ کے کیا معنےٰ ہیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ چونکہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہو تو اس کمالِ ذاتی کے لئے جن جن صفتوں کا اس میں ہونا ضروری ہو وہ سب اسکے لئے ثابت ہیں۔ انہیں صفتوں کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں!

س۔ جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اسے کیا کہتے ہیں؟

ج۔ ایسی شئے کو قدیم کہتے ہیں!

س۔ خدا تعالیٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفات قدیم ہیں ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں!

س۔ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان وزمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں

ج۔ خدا تعالیٰ نے تمام عالم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اُسے عالم کے بنانے اور آسمان وزمین پیدا کرنے کے لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا مُحتاج نہیں ہوتا!

س۔ خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ وحدت۔ قدم یا وجوبِ وجود۔ حیوٰۃ۔ قدرت۔ علم۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ خلق۔ تکوین وغیرہا!

س۔ صفت وحدت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ وحدت کے معنی ایک ہونا۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہو کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہو اور صفات میں بھی یکتا ہے۔ اور توحید کے معنی خدا کو ایک سمجھنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا!

س۔ صفت قدم اور وجوب وجود کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ قدم کے معنے قدیم ہونا۔ یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوب وجود کے معنے واجب الوجود ہونا۔ واجب الوجود کے معنے تم اس رسالے کے شروع میں پڑھ چکے ہو!

س۔ ازلی۔ ابدی کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اُسے ازلی کہتے ہیں۔ اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اُسے ابدی کہتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے۔ اور یہی معنے قدیم ہونے کے ہیں!

س۔ حیوٰۃ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ حیوۃ کے معنے زندگی کے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے۔ زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے!

س۔ صفت قدرت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ قدرت کے معنے طاقت کے ہیں۔ یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی قدرت (طاقت) رکھتا ہے!

س۔ صفتِ علم کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ علم کے معنے جاننا۔ یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالم (جاننے والا) ہے اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں۔ ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے۔ ہر چیز کو

اسکے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے۔ اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اسکے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے۔ انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں۔ علم غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے!

س۔ ارادہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ارادہ کے معنے اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں۔ وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے!

س۔ صفتِ سمع اور بصر سے کیا مراد ہے؟

ج۔ سمع کے معنے سننا اور بصر کے معنے دیکھنا۔ یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ لیکن مخلوق کی طرح اسکے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اسکی آنکھیں ہیں نہ اسکے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل و صورت ہی۔ ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے۔ اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک۔ دور۔ اندھیرے اُجالے کا کوئی فرق نہیں!

س۔ صفتِ کلام کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ کلام کے معنے بولنا۔ بات کرنا ہیں۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے!

س۔ اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

ج۔ مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کر سکتی۔ کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں

میں اسباب اور آلات کی محتاج ہو لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

س۔ صفتِ خلق اور تکوین کے کیا معنے ہیں

ج۔ خلق کے معنے پیدا کرنا۔ اور تکوین کے معنے وجود میں لانا۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہو۔ وہی تمام عالم کا خالق (پیدا کرنے والا) مُکوِّن (وجود میں لانے والا) ہے!

س۔ ان صفتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں ؟

ج۔ ہاں خدا تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے مارنا۔ زندہ کرنا رزق دینا۔ عزت دینا۔ ذلت دینا وغیرہ وغیرہ۔ اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں ازلی۔ ابدی اور قدیم ہیں۔ ان میں کمی بیشی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

س۔ اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہو کہ قرآن مجید تیئیس برس میں اُترا۔ اور قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ بقرع ۲۳ یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں اُترا اور قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی ہم نے اس کو (قرآن مجید کو) شب قدر میں اتارا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید شب قدر میں اُترا۔ یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ ان میں سے کونسی بات صحیح ہو ؟

ج۔ تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول دو ہیں۔ اوّل یہ کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا یا پہلے آسمان پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اترا پس قرآن مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں جو شبِ قدر تھی لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہو گیا۔ اور تیئیس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمانِ دنیا سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس سال میں نازل ہوا پس یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں!

س۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآن مجید اترنا شروع ہوا؟

ج۔ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے اس میں ایک غار تھا حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لیجاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو مکان پر تشریف لاکر پھر کئی روز کا سامان لیجاتے اور خلوت (تنہائی) میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اسی غار حرا میں حضور پر قرآن مجید اترنا شروع ہوا تھا!

س۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کیسے ہوئی؟

ج۔ حضور اسی غار حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یہ لفظ سورۂ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں (پڑھ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسی طرح تین بار ہوا۔ پھر جبرئیل علیہ السّلام نے یہ آیتیں پڑھ دیں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۗ

اور اُن سے سُنکر حضورؐ نے بھی پڑھ لیں۔ پس یہ آیتیں قرآن مجید میں سب سے پہلے آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی ہیں!

س۔ اگر قرآن مجید کے نزول کی ابتدا سورۂ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے۔ تو کیا قرآن شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے۔ اس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

ج۔ نہیں۔ موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے بات یہ ہے کہ قرآن مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا۔ مگر جب کوئی سورۃ اترتی تھی تو حضور رسول کریم صلعم بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھ لو۔ اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضور فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآن مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے۔ لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضور انور صلعم کی بتائی ہوئی ہے اور حضور کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے!

س۔ حضور انور صلعم نے جس ترتیب سے قرآن مجید لکھوایا تھا۔ اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی۔ یہ خود آپ کی رائے سے تھی۔ یا خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق۔ آپ بتاتے تھے؟

ج۔ سورتوں کی تعداد اور ان کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا۔ اسی طرح تمام قرآن مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام کو معلوم ہوئی۔ اور انہوں نے حضور رسول کریم صلعم کو بتائی۔ اور حضورؐ کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے!

س۔ قرآن مجید کو اُترے ہوئے تیرہ سو سال سے زیادہ ہو گئے۔ تو اس بات

کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآن مجید جو ہمارے پاس موجود ہے۔ وہی قرآن مجید ہے جو حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

ج۔ اس بات کی کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہے جو حضورؐ پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان آسان دلیلیں بیان کئے دیتے ہیں۔

پہلی دلیل۔ قرآن مجید کا متواتر ہونا یعنی تواتر کے ساتھ حضورؐ کے زمانے سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا۔ جو چیز تواتر سے ثابت ہو جائے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ اس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی!

س۔ متواتر اور تواتر کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ جس بات کے نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ اُن سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو اس بات کو متواتر کہتے ہیں۔ اور اُس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتر کہتے ہیں!

پس قرآن مجید کو حضورؐ کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے ہوئے اور پڑھتے پڑھاتے ہوئے چلے آتے ہیں کہ ادنےٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہوں۔

دوسری دلیل۔ حضور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآن مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ ایسے موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انہوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے!

تیسری دلیل - خود قرآن مجید میں حضرت رب العزت نے فرمایا ہو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ - یعنی ہم نے ذکر (قرآن مجید) کو اتارا ہے۔ اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں۔

پس جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہوئی ہو اور اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہو تو ضروری طور پر ثابت ہوگیا کہ یہ قرآن مجید بعینہ وہی قرآن مجید ہو جو حضور انور صلعم پر نازل ہوا تھا کیونکہ اسی کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ پس وہ آجتک محفوظ ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہیگا!

چوتھی دلیل - قرآن مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا یہ دعویٰ آجتک اس قرآن مجید کے متعلق صحیح رہا۔ کیونکہ جو قرآن مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانے کا دعویٰ کیا نہ بنا سکتا ہے نہ بنا سکیگا۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہو کہ یہ قرآن مجید وہی اصلی قرآن مجید ہو جو حضور رسول کریم صلعم پر نازل ہوا تھا!

رسالت

س - قرآن مجید میں ہو - وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (فاطر ع) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہو وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱) یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے۔

ج - ہاں ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے۔ اور اس لئے ممکن ہو کہ ہندوستان میں

بھی کوئی نبی آئے ہوں۔

س۔ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے رامچندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

ج۔ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا۔ اس وقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیل شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا۔

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہو گے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی۔

پس گذشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں اُن کو پیغمبر بتایا گیا ہو۔

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اسقدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے عقائد اور اعمال دُرست ہوں اور انکی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انہوں نے خلقِ خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ نبی تھے یقیناً بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے۔

س۔ حضور رسول مقبول صلعم کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئے؟

ج۔ آپؐ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان تھے۔ خدا تعالیٰ کے بعد آپؐ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپؐ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپؐ پر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپؐ کو شب معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بُلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپؐ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے۔ آپؐ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔ آپؐ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی گذشتہ اور آیندہ باتوں کا علم عطا فرما دیا تھا۔ جن کی آپ نے اپنی امت کو خبر دی۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا۔ لیکن آپ عالم الغیب نہیں تھے۔ کیونکہ عالم الغیب ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے۔ آپؐ خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے نبی ہیں۔ آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کرینگے آپؐ انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں۔ آپؐ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضور کو شفیع المذنبیں کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضور کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا۔ آپؐ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے اُن پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہو اُن سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا امت پر ضروری ہے۔ آپؐ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر امتی کے ذمہ لازم ہے لیکن تعظیم سے مُراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے۔

س۔ معصوم ہونے سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور صلعم سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیا علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

س۔ حضور کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

ج۔ حضور اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے اسلئے آپ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضور کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں لیکن حضور صلعم کا خواب اور اسی طرح تمام انبیا علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہوسکتا۔ پس حضور کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں۔

س۔ شفاعت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور صلعم گنہگار بندوں کی خداتعالیٰ کے سامنے سفارش کریں گے۔ حضور کو یہ فضیلت عطا ہوچکی ہے لیکن پھر بھی خداتعالیٰ کے جلال وجبروت کے ادب سے حضور بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔

حضور کے علاوہ اور انبیاء اور اولیاء اور شہداء وغیرہم بھی شفاعت کرینگے لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کرسکے گا۔

س۔ کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

ج۔ سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوسکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے۔ کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں ۔

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بیان

س۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ایمان اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اسکی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمد صلعم خدا کیطرف سے لائے ہیں ان سب کو سچا سمجھے اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہو۔ لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کیوقت ساقط ہو جاتا ہو جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرار زبانی کے بھی معتبر ہے!

س۔ اعمال صالحہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اعمال صالحہ کے معنی ہیں نیک کام۔ جو عبادتیں اور نیک کام کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمال صالحہ کہلاتے ہیں!

س۔ کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں؟

ج۔ ہاں ایمان کامل میں اعمال صالحہ داخل ہیں اعمال صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہو۔ اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہو!

س۔ عبادت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ عبادت بندگی کرنیکو کہتے ہیں جو بندگی کرے اُسے عابد اور جسکی بندگی کیجائے اُسے معبود کہتے ہیں ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خدا ہو جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور ہم سب اُس کے بندے ہیں اُسنے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ہمارے ذمہ عبادت کرنا فرض ہو۔

س۔ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہو؟

ج۔ آدمیوں اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہیں دونوں کو مکلف کہتے ہیں۔ فرشتے اور دنیا کے باقی جاندار عبادت کے مکلف نہیں ہیں!

س۔ جن کون ہیں؟

ج۔ جن بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں۔ اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صُورت میں ہو جانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ اُن کی اولاد بھی ہوتی ہے۔

س۔ عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ عبادت کے بہت سے طریقے ہیں۔ جیسے نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ قربانی کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا بُری باتوں سے روکنا۔ ماں باپ اور استادوں اور بزرگوں کی عزت اور ادب کرنا مسجد بنانا۔ مدرسہ جاری کرنا علم دین پڑھنا۔ علم دین پڑھانا۔ علم دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا۔ خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا۔ غریبوں کی حاجت روائی کرنا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ پیاسوں کو پانی پلانا اور ان کے علاوہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں!

معصیت اور گناہ کا بیان

س۔ معصیت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ معصیت کے معنے نافرمانی کرنا حکم نہ ماننا جس کام میں خدا تعالیٰ کے حکام

کی نافرمانی ہوتی ہو۔ اسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بُری بات ہو۔ خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضی اور عذاب گناہ کی وجہ سے ہوتا ہو گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا +

کفر اور شرک کا بیان

س۔ کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی خدا تعالیٰ کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹی سمجھے۔ تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے!

س۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں۔ اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوتے اور جیسے ہندو کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوئے ہیں!

س۔ صفات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے۔ کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی یا ولی ہو یا شہید ہو یا پیر ہو یا امام ہو خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

س۔ شرک فی الصفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ بہت سی قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

(۱) شرک فی القدرۃ یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفتِ قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا اور جلانا انکے قبضے میں ہے یا کسی نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفتِ علم ثابت کرنا۔ مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ علم غیب جانتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے وہ واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر۔ یعنی خدا تعالیٰ کی صفتِ سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔ مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں۔ سب شرک ہے۔

(۴) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اُسکے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا۔ مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے پڑھا

کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے کی پرواہ نہ کرے یہ بھی شرک ہے۔

(۵) شرک فی العبادۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا۔ مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا۔ یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر پیغمبر ولی امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننی۔ یا کسی قبر یا گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا وغیرہ یہ سب شرک فی العبادۃ ہے۔

س۔ ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعال شرکیہ ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں بہت سے کام ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی لگاوٹ ہے ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے وہ کام یہ ہیں۔ نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا۔ پنڈت کو ہاتھ دکھلانا۔ کسی سے فال کھلوانا۔ چیچک یا کسی بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ تعزیہ بنانا۔ علم چڑھانا۔ قبروں پر چڑھاوا چڑھانا۔ نذر و نیاز گزرانا۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا۔ کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا۔ یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ

بدعت کا بیان

س۔ کفر اور شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟

ج۔ کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے۔

بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو، یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے۔ حضور رسول مقبول صلعم نے بدعت کو مردُود فرمایا ہے۔ اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے!

س۔ بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

ج۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں، چند بدعتیں یہ ہیں، پختہ قبریں بنانا قبروں پر گنبد بنانا۔ دھوم دھام سے عُرس کرنا۔ قبروں پر چراغ جلانا۔ قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا۔ شادی میں سہرا باندھنا۔ بدھی پہنانا اور جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جنکا شریعت سے ثبوت نہ ہو بدعت ہے +

باقی گناہوں کا بیان

س۔ کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

ج۔ کفر اور شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا۔ نماز نہ پڑھنا۔ روزہ نہ رکھنا۔ زکوٰۃ نہ دینا۔ باوجود مال اور طاقت ہونیکے حج نہ کرنا۔ شراب پینا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا۔ غیبت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی کو ناحق مارنا ستانا۔ چغلی کھانا دھوکا دینا۔ ماں باپ اُستاد کی نافرمانی کرنا۔ اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا امانت میں خیانت کرنا۔ لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا۔ جوا کھیلنا۔ گالی دینا۔ ناچ دیکھنا سود لینا اور دینا۔ ڈاڑھی منڈانا۔ ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا۔ فضولخرچی کرنا۔ کھیل تماشوں ناٹکوں۔ بھیٹروں میں جانا اور انکے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں

میں تم پڑھو گے ۔

س۔ گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

ج۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو مبتدع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے اُسے فاسق کہتے ہیں!

س۔ اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ج۔ توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ توبہ اسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے!

س۔ کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

ج۔ جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا ان میں تعلق نہیں ہو۔ صرف خدا تعالیٰ کا حق ہو کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ ان میں کسی بندے کا تعلق ہو مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا۔ یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا۔ ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اُس شخص کا حق ادا کرو یا اُس سے معاف کراؤ۔ اُس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو۔ جب معافی کی اُمید ہو سکتی ہے۔

س۔ توبہ کس وقت قبول ہوتی ہے؟
ج۔ جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اُس کے سامنے آجائیں اور حلق میں دم آجائے اس وقت کی توبہ مقبول نہیں۔ اور اُس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے!

س۔ اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کئے مرجائے تو جنت میں جائیگا یا نہیں؟
ج۔ ہاں سوائے کافر و مشرک کے باقی تمام گناہ گار اپنے گناہوں کی سزا پاکر جنت میں جائیں گے اور یہ بھی ممکن ہو کہ خدا تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخشدے۔

س۔ میت کو دنیا کے عزیز قریب، رشتہ دار دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟
ج۔ ہاں میت کو عبادت بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے۔ یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں۔ خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں اور ان کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے اُنہیں ملے گا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہو کہ اگر یہ کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ اس میت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے۔

اس ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہیئے بلکہ جو چیز جس وقت میسر ہو اُسے خدا کے واسطے کسی مستحق کو دیکر اس کا ثواب بخشدینا چاہیئے۔ رسم کی پابندی یا دکھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض اُدھار لے کر رسم پوری کرنا بہت برا ہے ✤

تعلیم الاسلام کا دوسرا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرأت کے چند احکام کا بیان

س۔ اگر فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ واجب تو نہیں مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے!

س۔ اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے۔

ج۔ قضا میں امام کو تو جہر سے ہی پڑھنا چاہیئے۔ اور منفرد کو اختیار ہے چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ ہے۔

س۔ فرض نمازوں میں کتنی کتنی قرأت مسنون ہے؟

ج۔ حالت سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قرأت کی خاص مقدار مسنون ہے!

س۔ حالتِ اقامت کی قرأتِ مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ حالتِ اقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طوالِ مفصّل پڑھنا۔
اور نمازِ عصر اور نمازِ عشاء میں اوساطِ مفصّل پڑھنا۔
اور نمازِ مغرب میں قصارِ مفصّل پڑھنا مسنون ہے۔

س۔ طوالِ مفصّل اور اوساطِ مفصّل اور قصارِ مفصّل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتوں کو طوالِ مفصّل کہتے ہیں۔
اور سورۂ طارق سے سورۂ لم یکن تک کی سورتوں کو اوساطِ مفصّل کہتے ہیں۔
اور سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ سے الناس یعنی آخر قرآن مجید تک کی سورتوں کو قصارِ مفصّل کہتے ہیں!

س۔ یہ قرأت مسنونہ امام کے لئے ہے یا منفرد کے لئے؟

ج۔ امام اور منفرد دونوں کے لئے یہ قرأت مسنون ہے!

س۔ اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قرأت مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو۔

ج۔ کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں شریعت نے آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ پس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے۔

س۔ فجر کی سنتوں میں قرأتِ مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ اکثر حضور رسولِ کریم صلعم فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے!

س۔ نماز وتر کی مسنون قرأت کیا ہے؟

ج۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا حضورؐ سے ثابت ہے!

جماعت اور امامت کا بیان

س۔ امامت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ امامت کے معنی سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مقتدی اُس کی تابعداری کریں اسے امام کہتے ہیں!

س۔ جماعت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جماعت مِلکر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے اور سب مقتدی ہوتے ہیں!

س۔ جماعت فرض ہے یا واجب یا سُنّت؟

ج۔ جماعت سنت موکدہ ہے اس کی بہت تاکید ہے بعض علمار تو اُسے فرض اور بعض واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں!

س۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

ج۔ ایک نماز پر ستائیس نماز کا ثواب ملنا پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس میں ملنا اسکی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا۔ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا۔ نماز میں دِل لگنا۔ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا۔ ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا۔ حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے

فائدے ہیں!

س۔ کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

ج۔ عورتیں۔ نابالغ بچے۔ بیمار۔ بیمار کی خدمت کرنے والے۔ لولے۔ لنگڑے اپاہج کٹے ہوئے پاؤں والے۔ بہت بوڑھے اندھے ان سب کے ذمے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں!

س۔ وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج۔ سخت بارش۔ راستہ میں زیادہ کیچڑ۔ سخت جاڑا۔ رات میں آندھی۔ سفر۔ مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آجانا۔ پاخانہ پیشاب کی حاجت ہونا کھانا کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آجانا۔ ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

س۔ کن نمازوں میں جماعت سنت موکدہ ہے؟

ج۔ تمام نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے۔ نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نماز وتر کی جماعت مستحب ہے!

س۔ کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

ج۔ کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں۔ ایک مقتدی ہو اور ایک امام مگر اس حالت میں مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو۔ اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے!

س۔ جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے؟

ج۔ مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں بچوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا کرنا مکروہ ہے، عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہیئے!

س۔ اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائیگی یا نہیں ؟

ج۔ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی مقتدیوں کو بھی اپنی نماز دُہرانا ضروری ہوگا!

س۔ امامت کا مستحق کون شخص ہے ؟

ج۔ اوّل عالم یعنی وہ شخص جو مسائل نماز سے اچھی طرح واقف ہو بشرطیکہ اس کے اعمال بھی اچھے ہوں اس کے بعد جو قرآن اچھا پڑھتا ہو اس کے بعد جو زیادہ متقی پرہیزگار ہو اسکے بعد جو زیادہ عمر والا ہو۔ اسکے بعد جو خوش خلق ہو اور شرافت ذاتی رکھتا ہو اس کے بعد جو زیادہ وجیہہ اور صاحب وقار ہو!

س۔ اگر مسجد کا امام معین ہو اور جماعت کے وقت اس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے ؟

ج۔ امام مُعین اس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے۔ اگرچہ یہ اجنبی شخص امامِ معین سے زیادہ افضل ہو!

س۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے ؟

ج۔ بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور ولد الزنا یعنی حرامی کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو اور ولد الزنا عالم اور نیک بخت ہو اور ان سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو ان کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

س۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔

ج۔ دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی

اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہو اُس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی۔
اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اُس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے صحیح نہیں ہوتی۔
اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اُس کی نماز رکوع سجدے کو اشارے سے ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔
اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔
اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

س۔ نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟
ج۔ تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اسکے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے۔

مفسداتِ نماز کا بیان

س۔ مفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟
ج۔ مفسداتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے۔ اور اسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔
س۔ مفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟
ج (۱) نماز میں کلام کرنا۔ چاہے قصداً یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔ (۴) کسی بری خبر

پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (۹) عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (۱۰) کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے (۱۱) دو صفوں کی مقدار برابر چلنا (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھیرنا (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دیدے (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا۔ وغیرہا۔

مکروہاتِ نماز کا بیان

س۔ نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

ج (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اُس کے دونوں کنارے لٹکا دینا۔ یا اچکن یا چوغہ بغیر اسکے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں۔ مونڈھوں پر ڈال دینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا (۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہنکر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ رہے۔ اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے

ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے جوڑا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر ادھر دیکھنا (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینہ سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلاعذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا۔ یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا۔ لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اسکے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا داہنی یا بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا ایسی طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا۔ یعنی سستی اتارنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا ؞

نماز وتر کا بیان

س۔ نماز وتر واجب ہے یا سنت؟

ج۔ نماز وتر واجب ہے اسکے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہو اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہو!

س۔ نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج۔ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھکر قعدہ کیا جاتا ہو اور التحیات پڑھکر کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ایک رکعت پڑھکر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات درود شریف و دعا پڑھکر سلام پھیرتے ہیں۔

س۔ وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

ج۔ اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہو جسکی ترکیب یہ ہو کہ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھکر دعائے قنوت پڑھے پھر رکوع کو جائے۔ اور باقی نماز معمول کے موافق پورا کرے۔

س۔ دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہیے یا آہستہ؟

ج۔ امام ہو یا منفرد سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہیے!

س۔ دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ کوئی اور دعا مثلاً رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لینا چاہیے

س۔ اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

ج۔ دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے!

سُنّت اور نفل نمازوں کا بیان

س۔ کتنی نمازیں سنتِ مؤکدہ ہیں؟

ج۔ دو۲ رکعتیں نماز فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار۴ رکعتیں (ایک سلام سے) نماز ظہر اور نماز جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو۲ رکعتیں نماز ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار۴ رکعتیں (ایک سلام سے) نماز جمعہ کے بعد۔ اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو۲ رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد اور رمضان شریف میں نماز تراویح کی بیس۲۰ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں!

س۔ کتنی نمازیں سنتِ غیر مؤکدہ ہیں؟

ج۔ نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں ہیں اور عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سنت مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے بعد کی سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں۔ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں، نماز چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں۔ نماز وتر کے بعد دو رکعتیں۔ نماز تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں صلوٰۃ التسبیح۔ نمازِ استخارہ۔ نماز توبہ۔ نمازِ حاجت وغیرہا یہ تمام نمازیں سنتِ غیر مؤکدہ ہیں!

س۔ سُنتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

ج۔ تمام سُنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں۔ سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ اُن کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ جیسے نمازِ تراویح۔ تحیۃ المسجد۔ سورج گرہن کی نماز وغیرہ۔

س۔ نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

ج۔ صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے

پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجرؔ کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

عصرؔ کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلاکراہت جائز ہے۔

اورؔ آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک۔

اورؔ ٹھیک دوپہر کے وقت۔

اورؔ آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔

ہاں اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اُسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔

اسی طرح خطبہ کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

س۔ آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ جب آفتاب سُرخ ٹکیہ کی طرح ہو جائے اور اس پر نظر ٹھیرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا۔

نمازِ تراویح کا بیان

س۔ نماز تراویح سنت ہے یا نفل؟

ج۔ نماز تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کیلیے سنت موکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر محلّے کی مسجد میں نماز تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلے پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلّے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہونگے

س۔ نماز تراویح کا وقت کیا ہے؟

ج۔ نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشا کے بعد سے فجر تک ہے۔ نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اسکے بعد بھی تراویح کا وقت ہے یعنی اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرلے تو جائز ہے۔

س۔ نمازِ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں ان کی تعداد اور کیفیت بیان کرو۔

ج۔ بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ (یعنی چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام لینا مستحب ہے!

س۔ جتنی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں۔

ج۔ اختیار ہے چاہے خاموش رہیں یا قرآن مجید (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نمازِ نفل پڑھ لیں!

س۔ نمازِ تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

ج۔ پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے۔ اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ کرنا اس سے زیادہ افضل ہے۔ لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اُسوقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔

ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سُستی کا لحاظ نہ کیا جائے۔

س۔ نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے!

س۔ بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے جب امام رکوع کو جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

ج۔ مکروہ ہے۔ شروع رکعت سے شریک ہو جانا چاہیئے!

س۔ اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اسے فرض تنہا پڑھکر

تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے۔ یا نہیں۔
ج۔ جائز ہے۔

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

س۔ ادا اور قضا کسے کہتے ہیں ؟
ج۔ ادا اسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اسکے مقررہ وقت پر ادا کیا جائے اور قضا اسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اسکے مقررہ وقت گزر جانیکے بعد کیا جائے مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائیگی اور ظہر کا وقت نکلجانے کے بعد پڑھی تو قضا کہی جائے گی۔
س۔ قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے ؟
ج۔ تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہو اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے !
س۔ کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے ؟
ج۔ قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنتِ موکدہ کو اسکے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہو۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہو اسکے بعد سنت کا ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں !
س۔ فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیئے ؟
ج۔ جس وقت یاد آجائے یا جاگے فوراً پڑھ لے۔ دیر کرنا گناہ ہے ہاں اگر وقت مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقت مکروہ نکلجانے کے بعد پڑھے۔
س۔ قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے ؟

ج۔ قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیئے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا پڑھتا ہوں۔ صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے!

س۔ اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہو مثلاً اس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اُسے یہ تو معلوم ہو کہ میرے اُوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں لیکن اُسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینہ کی نمازیں چھوٹی تھیں تو نیت کس طرح کرے؟

ج۔ ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جسقدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں، یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیئے!

س۔ قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

ج۔ اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔
اور مسجد میں بھی پڑھ لے تو مضائقہ نہیں لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہو کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے!

س۔ وہ سنتیں کونسی ہیں جن کا قضا کرنا سنت ہے؟

ج۔ فجر کی سنتیں اگر معہ فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے انکو بھی معہ فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہیئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے۔
اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گی۔

س۔ ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو اُن کا کیا حکم ہے؟

ج۔ ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

مُدرِک مَسبُوق۔ لاحِق کا بیان

س۔ مُدرِک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو اور آخر تک ساتھ رہا ہو اُسے مُدرِک کہتے ہیں!

س۔ مَسبُوق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مسبُوق اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں۔

س۔ لاحِق کسے کہتے ہیں

ج۔ لاحق اس شخص کو کہتے ہیں جسکی امام کے ساتھ شریک ہونیکے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں۔

س۔ مسبُوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج۔ امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے جب امام سلام پھیرے تو مسبُوق اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اسنے ابھی نماز شروع کی ہے۔ مثلاً جب تمہاری صِرف ایک رکعت چھُوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اُسے اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو۔ پھر کوئی سورت ملاؤ۔ پھر قاعدے کے موافق رکعت

پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عشاء یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو اور اگر ظہر یا عصر یا عشاء کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اس طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھکر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیرو۔ اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہیئے۔ خواہ کسی وقت کی نماز ہو۔

س۔ اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے۔

ج۔ لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے۔

س۔ اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اسکے ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدۂ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کر لے اور اگر امام کے سلام کے بعد اُسنے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے!

س۔ لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج۔ لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جو وقت وہ جاگے

پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہو۔ یعنی قرأت نہ کرے اور جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کرلے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کرے اور امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرلے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا +

سجدۂ سہو کا بیان

س۔ سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ سہو کے معنے بھولجانے کے ہیں بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دفع کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں !

س۔ سجدۂ سہو کس طرح کیا جاتا ہے۔

ج۔ قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر سے التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے

س۔ اگر سجدۂ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے ؟

ج۔ بعض علمائے نے اسے احتیاطا پسند کیا ہو کہ سجدۂ سہو سے پہلے بھی تشہد اور درود اور دعا پڑھے۔ اور سجدۂ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے اس لئے

پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں۔
س۔ سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟
ج۔ تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے۔
س۔ اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟
ج۔ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے!
س۔ اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟
ج۔ ایک روایت کے موافق جائز ہے۔ مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے۔ اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دُہرا لے۔
س۔ سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟
ج۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے۔ یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کر لئے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے!
س۔ یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟
ج۔ قصداً کرنے سے سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا۔ بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے!
س۔ اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟
ج۔ صرف ایک مرتبہ دو سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے؟
س۔ قرأت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج۔ (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں۔ اور واجب یا سنّت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جانے سے (۲) انہیں تمام رکعات میں سورہ فاتحہ یا اُس کے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ لینے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سُنّت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے!
بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہُوئی ہوں۔

س۔ اگر بھولے سے تعدیلِ ارکان نہ کرے تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

ج۔ سجدہ سہو واجب ہوگا۔

س۔ اگر قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر بھولے سے اٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔ آخر میں سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائے گی!

س۔ اور کِن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج (۱) رکوع مکرر یعنی دو بار کر لینے سے (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدۂ اولیٰ یا قعدہ آخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۴) قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے (۶) سری نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

س۔ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

ج۔ مقتدی کے ذمّے اپنے سہو سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا!

س۔ مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟
ج۔ اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرنا اسپر واجب ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

س۔ سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟
ج۔ تلاوت کے معنے پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اُسے سجدہ تلاوت کہتے ہیں!
س۔ وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟
ج۔ تمام قرآن مجید میں چودہ مقام ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں!
س۔ اگر نماز کے باہر سجدہ کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟
ج۔ بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدہ کی آیت پڑھی ہو اسی وقت سجدہ کرلے لیکن اگر اسوقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔
اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو لیکن اگر بیٹھے ہی سے سجدہ میں گیا اور سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔
س۔ سجدۂ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟
ج۔ جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں یعنی بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔ ستر ڈھکنا قبلے کی طرف منہ کرنا۔ سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا!
س۔ سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے؟
ج۔ جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہو انہیں سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد

ہو جاتا ہے !

س۔ اگر سجدہ کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑہی تو کیا حکم ہے ؟

ج۔ اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑہے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہو !

س۔ اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑہیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑہی تو کیا حکم ہے ؟

ج۔ ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑہیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑہی ہے اتنے سجدے واجب ہوں گے۔

س۔ اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھ لے اور صرف آیت سجدہ چھوڑ دے تو یہ کیسا ہے ؟

ج۔ ایسا کرنا مکروہ ہے !

س۔ اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدہ کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سُنیں تو کیسا ہے ؟

ج۔ جائز ہے بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑہے !

بیمار کی نماز کا بیان

س۔ بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑہنا جائز ہوتا ہو ؟

ج۔ جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونیسے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکر آکر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑہنا جائز ہے۔ پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے

تو رکوع سجدہ کے ساتھ اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے۔ اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے

س۔ اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے!

س۔ اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کیطرف کرے۔ لیکن پھیلانا نہیں چاہیئے۔ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کرکے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کرکے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔ ان دونوں صورتوں میں سے داہنی کروٹ پر لیٹنا افضل ہے!

س۔ اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے۔ پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ ایسی ہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اُسے سر سے اشارہ کرنیکی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہونگی) قضا اسکے ذمے لازم ہوگی

مُسافر کی نماز کا بیان

س کتنی دُور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے ؟

ج ۔ شریعت میں مسافر اُس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے ۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چلکر تین دن میں پہونچے بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہو اور چال سے درمیانی درجہ کی چال ۔ اور دِن سے چھوٹے سے چھوٹا دِن مراد ہے !

س ۔ درمیانی درجہ کی چال سے کیا مراد ہے ۔ اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے

ج ۔ درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہو اور ٹھیک بات تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے ۔

س ۔ اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے چلے جہاں پیدل آدمی تین دِن میں پہونچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج ۔ یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہونچ جائے !

س ۔ مسافر کی نمازمیں کیا فرق ہو جاتا ہے ؟

ج ۔ مسافر ظہر اور عصر اور عشار کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر اور مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا !

س ۔ چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں ؟

ج ۔ اسے قصر کہتے ہیں ۔

س ۔ مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے ؟

ج ۔ جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے ہو وقت سے قصر کرنے لگے

س۔ مسافر کب تک قصر کرے؟

ج۔ جب تک سفر کرتا رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت نہ ہو اُس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کر لی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے!

س۔ اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھیرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا پھر دو چار دن کی نیت کر لی پھر کام پورا نہ ہوا اور دو چار دن کی نیت کر لی اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گذر گئے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہیے اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گذر جائیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں!

س۔ اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہو تو آخر میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائیگی لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ہو گیا تو گناہ بھی نہیں!

اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔

لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض نہ ہوگی۔ چاروں نفل ہو جائیں گے فرض پھر دوبارہ پڑھے۔

س۔ اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مُسافر کے ذمے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں!

س۔ اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ مسافر امام اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد کہدے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو۔ میں مسافر ہوں مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے

ہو جائیں اور اپنی دو رکعتیں پوری کریں لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کریں۔

س۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکے چکر کھانے یا گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر درمیان نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہیئے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز کا بیان

س۔ جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

ج۔ جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اسکی تاکید زیادہ ہے جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے جمعہ کی نماز اُس کے قائم مقام کر دی گئی ہے!

س۔ کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

ج۔ جمعہ کی نماز آزاد بالغ۔ سمجھدار۔ تندرست مقیم مردوں پر فرض ہے۔ پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں۔ اندھوں۔ اپاہجوں اور اسی طرح کے عذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔

س۔ اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ ہاں درست ہو جائیگی اور ظہر کی نماز انکے ذمے سے ساقط ہو جائیگی!

س۔ نماز جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

ج۔ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں۔ اول شہر یا شہر کے قائم مقام

بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا۔ اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اسکے ساتھ متعلق ہوں مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں

دوسری شرط ظہر کا وقت ہونا۔

تیسری شرط نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

چوتھی شرط جماعت اور پانچویں شرط اذنِ عام ہے یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

س۔ خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذن اذان کہے جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں۔

س۔ خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہیئے؟

ج۔ خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے۔ چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد مسجد میں ہو یا باہر ہر طرح جائز ہے۔

س۔ خطبہ اُردو زبان میں پڑھنا یا اُردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے لیکن فرض خطبہ ادا ہو جاتا ہے البتہ ثواب میں نقصان ہو جاتا ہے!

س۔ خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

ج۔ باتیں کرنا۔ نماز سنت یا نفل شروع کرنا۔ کھانا۔ پینا۔ کسی بات کا جواب دینا

قرآن مجید وغیرہ پڑھنا غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان ڈالیں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اُس وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں!

س۔ نمازِ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضرور ہیں اگر تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہو گی۔

س۔ اذنِ عام سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اذن کے معنے اجازت کے ہیں اذنِ عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو جو چاہے آ کر نماز میں شریک ہو سکے ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آ سکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو!

س۔ جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج۔ دو رکعتیں ہیں چاہے شروع نماز سے شریک ہو چاہے ایک رکعت یا اخیر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کرے!

نمازِ عیدین کا بیان

س۔ عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

ج۔ غسل اور مسواک کرنا۔ اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا۔ خوشبو لگانا۔ اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا۔ اور صدقہ فطر ادا کر کے جانا۔ اور عید الاضحےٰ میں نماز کے بعد آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھانا عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔ پیدل جانا۔ ایک راستہ سے جانا دوسرے سے واپس آنا۔ عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور

عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نہ پڑھنا۔

س۔ عیدالفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

ج۔ عیدالفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عیدالاضحے میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے!

س۔ عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

ج۔ دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں۔ مگر عیدین کی نماز کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے!

س۔ عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

ج۔ دونوں عیدوں کی نماز دو دو رکعت ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں پھر امام تعوذ۔ تسمیہ۔ سورۂ فاتحہ۔ سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے۔ قرأت سے فارغ ہوکر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور

قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔
پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں۔
عیدین میں بھی دو خطبے اور دونوں کے درمیان میں بیٹھنا مسنون ہے۔
س۔ عید الضحٰے کے خاص احکام کیا ہیں؟
ج۔ راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا تکبیرات تشریق واجب ہونا!
س۔ تکبیراتِ تشریق سے کیا مراد ہے؟
ج۔ ایامِ تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں انہیں تکبیراتِ تشریق کہتے ہیں۔
س۔ ایامِ تشریق کون کون سے ہیں؟
ج۔ ایامِ تشریق تین دن کا نام ہے ماہ ذی الحجہ کی گیارھویں۔ بارھویں تیرھویں تاریخوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں!
س۔ تکبیراتِ تشریق کب سے کب تک واجب ہیں؟
ج۔ یومِ عرفہ۔ یومِ نحر۔ اور تین دِن ایامِ تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں۔ یوم عرفہ۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو اور یوم نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ نویں تاریخ کی نماز فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہیئے۔ البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں۔ اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔
س۔ تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟
ج۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے!

جنازے کی نماز کا بیان

س میت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنّت؟

ج میت کی نماز فرض کفایہ ہے اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو گیا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے!

س جنازہ کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج۔ اوّل میت کا مسلمان ہونا۔ دوسرے میت کا پاک ہونا۔ تیسرے اُسکے کفن کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر ڈھکا ہوا ہونا۔ پانچویں میت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا۔

یہ شرطیں تو میت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو!

س۔ نمازِ جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

ج۔ اوّل نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہو۔ اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے۔ جب صفیں درست ہو جائیں تو نماز جنازے کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے لئے اس جنازے کی نماز اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثناء پڑھیں ثنا میں تَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور دونوں

لہ میت کے غسل اور کفن اور دفن کے مسائل اگلے نمبروں میں بیان کئے جائیں گے ۱۲

درودیں جو نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ۞

اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کیلئے آگے جانیوالا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا ۔

اور اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دعا پڑھیں لیکن اتنا فرق کریں کہ تینوں جگہ بجائے اَجْعَلْهُ کے اَجْعَلْهَا اور بجائے شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھیں یہ صرف لفظوں کا فرق ہے معنی وہی رہیں گے۔

اسکے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں ۔

س۔ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

ج۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں۔ آواز سے پڑھنا مکروہ ہے میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں پھر قبرستان میں پہنچکر میت کو دفن کریں +

اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

س۔ روزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔

روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں۔

س۔ روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) فرض معیّن (۲) فرضِ غیر معیّن (۳) واجب معیّن (۴) واجب غیر معیّن (۵) سنّت (۶) نفل (۷) مکروہ (۸) حرام۔

س۔ فرض معیّن کونسے روزے ہیں؟

ج۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرض معیّن ہیں!

س۔ فرض غیر معیّن کونسے روزے ہیں؟

ج۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضا کے روزے فرض غیر معیّن ہیں!

س۔ واجب معیّن کونسے روزے ہیں؟

ج - نذرِ معیّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منت ماننے سے اُس دن یا ان تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

س - واجب غیر معیّن کونسے روزے ہیں؟

ج - کفاروں کے روزے اور نذرِ غیر معیّن کے روزے واجب غیر معین ہیں مثلاً کسی نے منت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کیواسطے تین روزے رکھونگا

س - کونسے روزے سُنّت ہیں؟

ج - روزوں میں سنت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسولِ کریم صلعم سے رکھنے یا اُن کی ترغیب دینی ثابت ہے اُنہیں سنت کہتے ہیں جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے) اور عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ۔ اور ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں۔ چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے!

س - مستحب کونسے روزے ہیں؟

ج - فرض اور واجب اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ ان میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوال میں چھ روزے۔ ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ۔ جمعہ کے دن کا روزہ پیر کے دن کا روزہ۔ جمعرات کے دن کا روزہ!

س - مکروہ کونسے روزے ہیں؟

ج - صرف سنیچر کے دن کا روزہ۔ صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ

نوروز کے دن کا روزہ۔ عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا۔

س۔ کونسے روزے حرام ہیں؟

ج۔ سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو روزے اور ایام تشریق کے تین روزے۔ ایام تشریق ذی الحجہ کی گیارہویں۔ بارہویں تیرہویں تاریخوں کا نام ہے!

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

س۔ رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

ج۔ رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں مثلاً حضور رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور صلعم نے فرمایا کہ روزے دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں!

س۔ رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

ج۔ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر۔ اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے حدیث شریف میں آیا ہے

کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اُسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کے لئے مارنا بھی چاہیئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئیں۔

س۔ وہ کون کون سے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج (۱) سفر یعنی مسافر کو حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو (۳) بہت بڈھا ہونا (۴) حاملہ ہونا جبکہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہونچنے کا گمان غالب ہو (۵) دودھ پلانا جبکہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو (۶) روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے (۷) حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں +

چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان

س۔ رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈھنا واجب ہے، اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے، تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے تو اگر مطلع صاف تھا تو صبح کو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر معتبر طریقے

سے آجائے تو روزے کی نیت کرلو اور نہیں تو اب کھاؤ پیو لیکن انتیس (۲۹) شعبان کو چاند ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہو گیا ہوگا تو رمضان کا روزہ نہیں تو نفل کا ہو جائے گا۔ مکروہ ہے۔

س۔ رمضان شریف کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

ج۔ اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیزگار معلوم ہوتا ہو اس کی گواہی بھی معتبر ہے!

س۔ عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

ج۔ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے چاند کیلئے دو پرہیزگار سچے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے،

س۔ اگر مطلع صاف ہو تو کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

ج۔ اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کیلئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہو جائے!

س۔ اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہو گی یا نہیں؟

ج۔ چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے مثلاً برہما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی ہاں یہ شرط ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہے۔ تار کی خبر معتبر نہیں!

س۔ اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اُس کی گواہی قبول نہیں کی گئی اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا نہ روزے رکھے گئے تو اُس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں ؟

ج۔ ہاں اسپر روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اسکے حساب سے تیس (۳۰) روزے پُورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں (۳۱) روزہ بھی رکھے

نیت کا بیان

س۔ کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے ؟

ج۔ ہاں روزے کے لئے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا۔ لیکن روزہ کی نیت نہیں تھی تو روزہ نہ ہوگا !

س۔ نیت کس وقت کرنی ضروری ہے ؟

ج۔ رمضان شریف اور نذر معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔ دن سے مراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا نام ہے مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹہ کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیت کر لینی ضروری ہے !

اور قضاء رمضان اور کفارے اور نذر غیر معین کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لینی ضروری ہے !

س۔ نیت کس طرح کرنی چاہیئے ؟

ج۔ رمضان شریف اور نذر معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت میں تو چاہیے

خاص ان روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کرلے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے بہرصورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذر معین کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنت یا نفل کا روزہ ہو جائیگا۔ اور نذر غیر معین اور کفارہ اور قضاءِ رمضان کی نیت میں خاص ان روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے۔

س۔ نیت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ نیت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں دل سے ارادہ کرلینا کافی ہے زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے۔ نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں ✣

روزے کے مستحبات کا بیان

س۔ روزے کے مستحبات کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیت کرنا (۳) سحری اخیر وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا جبکہ آفتاب کے غروب ہونے کا شبہ نہ رہے (۵) غیبت۔ جھوٹ۔ گالی گلوج وغیرہ بُری باتوں سے بچنا (۶) چھوارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

س۔ سحری کسے کہتے ہیں اور اس کا وقت کیا ہے؟

ج۔ سحری اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں رات کا آخری حصہ صبح صادق سے پہلے پہلے اسکا وقت ہے۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں ✣

روزے کے مکروہات کا بیان

س۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ (۱) گوند چبانا یا اور کوئی چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا۔ ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اُسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا۔ اور کلّی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مُبالغہ کرنا (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کر کے نگلنا۔ (۵) غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گالی گلوج کرنا (۶) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا۔

س۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

ج۔ (۱) سرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا (۴) مسواک کرنا۔ اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا۔ (۸) اپنا تھوک نگلنا (۹) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اُتر جانا، ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے ÷

روزے کے مُفسِدات کا بیان

س۔ مفسدات سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مفسدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن سے صِرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

س۔ جن مفسدات سے صِرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے مُنہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے

اتر گئی (۲) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اتر گیا (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی (۴) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا (۶) دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لیا۔ جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا (۷) کان میں تیل ڈالا (۸) ناس لیا (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا۔ جب کہ خون تھوک پر غالب ہو (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا یا پیا (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھا لی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا (۱۳) ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا۔ حالانکہ ابھی دن باقی تھا۔ ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے!

س۔ کن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

ج۔ رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی (۲) قصداً صحبت کر لی (۳) فصد کھلوائی یا سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں!

س۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں بلکہ اس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رکا رہے اسی طرح

اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہوجائے یا حیض نفاس والی عورت پاک ہوجائے یا مجنون تندرست ہوجائے تو ان لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے!

س۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

ج۔ کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا ❊

روزے کی قضا کا بیان

س۔ روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج۔ (۱) بلا عذر فرض واجب یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا یا توڑ دیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے!

س۔ قضا کب رکھنی چاہیئے؟

ج۔ جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے۔ بلا وجہ دیر کرنا بُری بات ہے!

س۔ قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

ج۔ چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کرکے دونوں طرح جائز ہے!

س۔ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا کرنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو کیا کرے؟

ج۔ اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی

اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض نفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو ان لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے!

س۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

ج۔ کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا ۔

روزے کی قضا کا بیان

س۔ روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج۔ (۱) بلا عذر فرض واجب یا واجب معیّن کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا یا توڑ دیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے!

س۔ قضا کب رکھنی چاہیئے؟

ج۔ جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے۔ بلا وجہ دیر کرنا بُری بات ہے!

س۔ قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

ج۔ چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کر کے دونوں طرح جائز ہے!

س۔ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا کرنے باقی تھے کہ دُوسرا رمضان آگیا تو کیا کرے؟

ج۔ اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی

قضا کرے۔

س۔ نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی قضا رکھنا واجب ہے کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنیکے بعد واجب ہو جاتے ہیں!

س۔ اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر اتنا بڈھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی اُمید نہیں رہی یا اس طرح کا بیمار ہے کہ صحت پانے کی اُمید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دیدینا جائز ہے!

س۔ روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

ج۔ ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً چاول۔ باجرہ جوار وغیرہ۔

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہو مگر نماز جب تک کہ سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے

س۔ ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے اُس کا انتقال ہو گیا تو اسکی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ یعنی اُس مرنے والے کے ذمّے سے روزے نہ اتریں گے ہاں وارث فدیہ دیدیں تو جائز ہے!

کفّارے کا بیان

س۔ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ لیکن ان ملکوں میں غلام نہیں ہیں اسلئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جا سکتا ہے اول یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول باجرہ جوار دیدے۔ (سیر سے انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن مراد ہے۔)

س۔ ساٹھ مسکینوں کا غلہ مثلاً دو من چھبیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دیدینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ (پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اُسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے۔ لیکن اگر اُسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جسقدر زیادہ دیا ہے اُس کا کفارے میں شمار نہ ہوگا!

س۔ اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ بلکہ کفارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن کے غلے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے!

س۔ اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک ہی کفّارہ واجب ہوگا!

اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر یعنی مسجد میں ٹھیرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہو ٹھیرا رہے!

س۔ صرف مسجد میں ٹھیرا رہنا کیوں عبادت ہے؟

ج۔ جبکہ انسان اپنا سیر تماشا، چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھیرا رہے اور اس ٹھیرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے

س۔ عورت کہاں اعتکاف کرے؟

ج۔ اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے پائخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنالے اور پھر اس جگہ اعتکاف کرے!

س۔ اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟

ج۔ اعتکاف میں یہ فائدے ہیں (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے۔ کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس لئے اعتکاف میں

معتکف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

س۔ اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ واجب۔ سنتِ مؤکدہ۔ مستحب۔

س۔ اعتکاف واجب کونسا ہے؟

ج۔ نذر کا اعتکاف واجب ہے مثلاً کسی نے منت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا۔

س۔ سنتِ مؤکدہ کونسا اعتکاف ہے؟

ج۔ رمضان شریف کے عشرہ اخیر یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے اسکی ابتدا بیس تاریخ کی شام یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہوجاتا ہے۔ چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا۔ دونوں صورتوں میں سنت ادا ہوجائیگی۔ یہ اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے کرلینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہوجاتا ہے۔

س۔ مستحب کونسا اعتکاف ہے؟

ج۔ واجب اور سنتِ مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے۔

س۔ اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

ج۔ مسلمان ہونا۔ حدثِ اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔ عاقل ہونا۔ نیت کرنا۔ مسجد جماعت میں اعتکاف کرنا۔ یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں اور اعتکافِ واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

مستحبات اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

ج۔ نیک اور اچھی باتیں کرنا۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ درود شریف پڑھتے رہنا علوم دینیہ پڑھنا پڑھانا۔ وعظ و نصیحت کرنا۔ جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

س۔ کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

ج۔ اعتکافِ واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اسکا وقت کم سے کم ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنتِ مؤکدہ ہے اس کا وقت رمضان شریف کا عشرۂ اخیرہ ہے اور اعتکافِ نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب ملجائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں انکا بیان

س۔ معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

ج۔ پائخانہ پیشاب کے لئے نکلنا۔ غسلِ فرض کیلئے نکلنا۔ جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے کہ جامع مسجد پہنچکر خطبہ سے پہلے چار سنتیں پڑھ سکے نکلنا۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

س۔ پائخانہ پیشاب کے لئے کتنی دور جانا جائز ہے؟

ج۔ اپنے مکان تک چاہے وہ کتنی ہی دور ہو جانا جائز ہے۔ ہاں اگر اسکے

دو مکان میں ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہو اور دوسرا دُور، تو قریب والے میں قضاء حاجت کرنا ضروری ہے۔

س۔ نماز جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر اس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نماز جنازہ کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں!

س۔ اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

ج۔ مسجد میں کھانا۔ پینا۔ سونا۔ کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ نکاح کرنا جائز ہے۔

مکروہات و مفسداتِ اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا۔ اسباب مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا۔ لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

س۔ کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

ج۔ بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔ حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا کسی عذر سے باہر نکلکر ضرورت سے زیادہ ٹھیرنا۔ جیسے پائخانہ کے لئے گیا اور پائخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھیرا رہا۔ بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا۔ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

س۔ اعتکاف فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ اعتکاف واجب کی قضا واجب ہے۔ سُنّت اور نفل کی قضا واجب نہیں۔

نذر یعنی منّت ماننے کا بیان

س۔ منّت ماننا کیسا ہے؟

ج۔ جائز ہے۔ اور منّت مان کر اس کا پورا کرنا واجب ہے۔

س۔ کیا ہر منّت کا پورا کرنا واجب ہے؟

ج۔ جو منّت خلاف شرع بات کی نہ ہو اور اس کی شرطیں پائی جائیں اسکا پورا کرنا واجب ہے۔ اور جو منّت کہ خلاف شرع کام کی ہو اُس کا پورا کرنا ناجائز ہے!

س۔ منّت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

ج۔ منّت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہوگیا تو خدا کیواسطے دو رکعت نماز پڑھونگا یا روزہ رکھونگا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤنگا یا ہزار روپے صدقہ کرونگا اور جس چیز کی منّت مانی ہو وہ اسکی قدرت سے باہر نہو ورنہ منّت صحیح نہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو فلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کردوں گا۔ یہ منّت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اسکی ملکیت نہیں ہے اور اسکی قدرت سے باہر ہے اسکے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

س۔ کسی پیر یا ولی کی منّت ماننی کیسی ہے۔

ج۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منّت ماننی حرام ہے کیونکہ منّت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں ✣

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

س۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مال کے اس خاص حصّے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں

محتاجوں وغیرہ کو دیکر انہیں مالک بنا دیا جائے۔ یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

س۔ زکوٰۃ فرض ہی یا واجب؟

ج۔ زکوٰۃ دینا فرض ہی قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلعم کی حدیثوں سے اسکی فرضیت ثابت ہی جو شخص زکوٰۃ فرض ہونیکا انکار کرے وہ کافر ہے۔

س۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج۔ مسلمان۔ آزاد۔ عاقل۔ بالغ ہونا۔ مالک نصاب ہونا۔ نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا۔ اور مالک ہونیکے بعد نصاب پر ایک سال گذر جانا۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنوں اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اسی طرح جسکے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہی لیکن وہ قرضدار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں +

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

س۔ کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہی۔

ج۔ چاندی۔ سونے اور ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہی۔

س۔ چاندی سونے سے انکے سکّے جیسے اشرفیاں۔ روپے مراد ہیں یا اور کچھ۔

ج۔ چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہی جیسے اشرفیاں۔ روپے زیور۔ برتن۔ گوٹہ۔ ٹھپّہ وغیرہ۔

س۔ جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہی یا نہیں؟

ج۔ جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہی اور تجارت کے لئے

نہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں۔ یا کوئی مکان یا دوکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا کرایہ بھی آتا ہو۔ یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہو۔ لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

س۔ سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدر نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اسپر زکوٰۃ فرض ہے۔

س۔ اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے۔ دونوں میں سے نصاب کسیکا پورا نہیں تو اسپر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسیکا نصاب پورا ہو جائے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسیکا نصاب پورا نہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

س۔ اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولے سونا ہے اور اُس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے۔ لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اُس کے پاس نہیں ہے نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اسپر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں اسپر زکوٰۃ فرض نہیں۔

س۔ مالِ تجارت سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے خواہ کسی قسم کا مال ہو۔ جیسے غلّہ۔ کپڑا۔ قند۔ جوتیاں۔ بساط خانہ کا اسباب وغیرہ۔

س۔ نصاب کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے ان کی شریعت نے خاص خاص مقدار مقرر کردی ہے جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے جب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

س۔ چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ چاندی کا نصاب چوّن تولے ۲ ماشے بھر وزن کی چاندی ہے (تولہ سے انگریزی روپے کا وزن مراد ہے)۔

س۔ چوّن تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی۔

ج۔ زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ ۱/۴۰ دینا فرض ہوتا ہے پس چوّن تولے دو ماشے کی زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوئی۔

س۔ سونے کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے۔ اسکی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوا۔

س۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ۔ پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کرکے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو ✤

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

س۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج۔ جسقدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہو وہ کسی مستحق کو خاص خدا کیواسطے دے دو۔ اور اسے مالک بنادو۔ کسی خدمت یا کسی کام کی اُجرت میں زکوٰۃ[۱] دینا جائز نہیں۔

[۱] مگر عامل زکوٰۃ یعنے جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوتا ہی اسکی تنخواہ مالِ زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہی ۱۲ منہ

ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر ان کو تقسیم کر دو تو جائز ہے!

س۔ زکوٰۃ کب ادا کرنا چاہیئے؟

ج۔ جب بقدرِ نصاب مال پر سال پورا ہو جائے (قمری چاند کے حساب سے سال مراد ہے) تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔ دیر لگانا اچھا نہیں۔

س۔ سال گزرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر بقدرِ نصاب مال کا مالک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز ہے!

س۔ زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مالِ زکوٰۃ نکال کر علٰحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کیلئے علٰحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسیکو روپیہ دے دیا اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگا لیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

س۔ جسکو زکوٰۃ دیجائے اُسے یہ بتا دینا کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دے دو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س۔ اگر سال گزرنیکے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی زکوٰۃ بھی اُس کے ذمہ سے ساقط ہو گئی!

س۔ سال گزرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس کی زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی!

س۔ اگر سال گزرنیکے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جسقدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا۔ اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے!

س - اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

ج - وزن کا اعتبار ہے مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں سال گذر نیکے بعد اُسے ڈھائی تولہ (تولہ روپیہ بھر وزن کا) چاندی دینی چاہیے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنی دیدے۔ یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔ لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

س - چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی۔ تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دیجا سکتی ہے یا نہیں؟

ج - ہاں جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہے اتنی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا۔ غلہ خرید کر دینا بھی درست ہے +

زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

س - مَصَارِفِ زکوٰۃ سے کیا مُراد ہے؟

ج - جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اسے مَصرَف زکوٰۃ کہتے ہیں۔ مَصارِف مَصرَف کی جمع ہے۔ مصارِفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

س - مصارِفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

ج - اس زمانے میں مصارِفِ زکوٰۃ یہ ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص جسکے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ شخص جسکے پاس کچھ بھی نہیں (۳) قرضدار یعنی وہ شخص جسکے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدرِ نصاب کوئی مال نہ ہو (۴) مسافر جو حالتِ سفر میں تنگدست رہ گیا ہو اُسے بقدرِ حاجت زکوٰۃ دیدینا جائز ہے!

س۔ مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟
ج۔ ہاں طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہو اور مدارس کے مہتموں کو اس کیلئے کہ وہ طالب علموں پر خرچ کریں۔ دینے میں کچھ مضائقہ نہیں!
س۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے۔
ج۔ اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۱) مالدار یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو یا نصاب کی برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو۔ جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور ان کی قیمت بقدر نصاب ہو اس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں ہیں اگرچہ خود اسپر بھی ان برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں (۲) سید اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارث بن عبد المطلب اور حضرت جعفر اور حضرت عقیل اور حضرت عباس اور حضرت علیؓ کی اولاد مراد ہے (۳) اپنے باپ۔ ماں۔ دادا دادی نانا نانی چاہے اور اوپر کے ہوں (۴) بیٹا بیٹی۔ پوتا پوتی۔ نواسہ نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں (۵) خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی (۶) کافر (۷) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد ان تمام لوگوں کو مال زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔
س۔ کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟
ج۔ جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے اُن میں مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں جیسے میت کے گور و کفن میں لگا دینا۔ یا میت کا قرض ادا کرنا۔ یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں۔
س۔ کسی شخص کے پاس ایکہزار دو ہزار روپے کا مکان ہے جسمیں وہ رہتا ہے یا اُسکے کرایہ سے اپنی گزر کرتا ہے اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے اُسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟
ج۔ جائز ہے۔ کیونکہ یہ مکان اسکی حاجت اصلیہ میں داخل ہے البتہ جب کسی حاجت اصلیہ

ے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اُسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

س۔ اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سید تھا یا مالدار تھا یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج۔ ادا ہو گئی۔ پھر سے دینا واجب نہیں!

س۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

ج۔ اول اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی بہن۔ بھتیجے بھتیجیاں۔ بھانجے بھانجیاں، چچا پھوپی۔ خالہ۔ ماموں۔ ساس۔ سسر۔ داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق ہوں انہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے اسکے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اسے دینا افضل ہے پھر جسے دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو جیسے علم دین کے طالبعلم!

صدقۂ فطر کا بیان

س۔ صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

ج۔ فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھلجانیکی خوشی اور شکر یہ کے طور پر ادا کیا کریں اُسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزے کھلنے کی خوشی منانیکا دن ہونیکی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں!

س۔ صدقۂ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

ج۔ ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو صدقۂ فطر واجب ہے!

س۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کیلئے جو نصاب شرط ہے وہ ہی نصاب زکوٰۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

ج۔ نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے مثلاً چون تولہ دو ماشے

چاندی یا اُس کی قیمت۔ لیکن نصاب زکوٰۃ اور نصاب صدقہ فطر میں یہ فرق ہے زکوٰۃ فرض ہونیکے لئے تو چاندی یا سونا یا مال تجارت ہونا ضروری ہے۔ اور صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے ان تین چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اسکے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا جاتا ہے۔ ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اسکے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اسکا خالی پڑا ہوا ہے یا کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اُس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور اُن چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اسپر زکوٰۃ تو فرض نہیں لیکن صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر کے نصاب پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ اُسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

س۔ صدقہ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے۔

ج۔ ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے۔

س۔ مشہور ہے کہ جسنے روزے نہیں رکھے اسپر صدقہ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ غلط ہے بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔ خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

س۔ صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مرگیا اُسکے مال میں سے صدقہ فطر نہیں دیا جائے گا۔ اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے ادا کیا جائیگا!

س۔ اگر صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے۔

س۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے۔ اور نماز کے بعد ادا کرے تو بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اسکے ذمہ واجب الادا رہیگا۔ چاہے کتنی ہی مدت گزر جائے!

س۔ صدقہ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟

ج۔ صدقہ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اسکا آٹا یا ستو دے تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہیے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن ہے) اور جو یا اس کا آٹا یا ستو دے تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول۔ باجرہ۔ جوار وغیرہ دے تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جسقدر وہ غلہ آتا ہو اتنا دینا چاہیے۔ اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہیے!

س۔ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

ج۔ کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے!

س۔ صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا چاہیے؟

ج۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ انہیں صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے۔ اور جن کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے۔ انہیں صدقہ فطر دینا بھی ناجائز ہے!

س۔ جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے۔ وہ زکوٰۃ یا صدقہ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ نہیں لے سکتے۔ اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں۔ جن کے پاس صدقہ فطر کا نصاب موجود ہو!

تمت

کتب خانہ عزیزیہ دہلی

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو کتابیں قابل اطمینان اور مناسب قیمت پر ملیں تو آپ کو جس کتاب کی ضرورت ہو کتب خانہ "عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی" سے طلب فرمائیے۔ اس کتبخانہ میں ہر قسم کے قرآن مجید مترجم، و غیر مترجم، حمائلیں اردو، عربی، فارسی کی ہر قسم کی کتابیں، مطبوعات مصر، بیروت، شام، استمبول، دہلی، کانپور، آگرہ، دیوبند، سہارنپور، مجتبائی، جامعہ ملیہ دہلی، دار المصنفین اعظم گڈھ، انجمن ترقی اردو حیدرآباد دکن، تاج کمپنی لاہور وغیرہ برائے فروخت مہیا کیجاتی ہیں۔ اور فرمائشیں نہایت احتیاط سے روانہ کیجاتی ہیں۔

انشاء اللہ ایک مرتبہ کی فرمائش سے آپ کو ہمارے کتب خانہ کے حسن معاملہ [illegible]بی اندازہ ہو جائے گا۔

براہ کرم فرمائش میں اپنا پتہ صاف اور خوش خط تحریر فرمائیے۔ اور اپنے قریب[illegible]یلوے اسٹیشن کا نام بھی لکھئے۔

جملہ فرمائشیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کیجئے

مولانا [illegible] جمیع اللہ مالک کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار

جامع مسجد دہلی

(مطبوعہ جید برقی پریس دہلی)